Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 10

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 /جمادی الثانی 1438 ہجری قمری　9 /امان 1396 ہجری شمسی　9 /مارچ 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 3/مارچ 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا

یہ خیال خام ہے کہ اِس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے، اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں، کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اِس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے مگر اس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اَور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متّصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں۔ (رسالہ الوصیت)

نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو، خدا تعالیٰ سے خوب مدد چاہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے، ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہوگا

شادی کے بعد بھی یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مورخہ 3/مارچ 2017، بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عائلی مسائل یہ ایسے معاملات ہیں جو گھروں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ شادیوں کے بعد عائلی مسائل صرف خاوند بیوی کے لئے مسئلہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر اولاد ہوگئی ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑ رہی ہوتی ہے اور ماں باپ اور خاندان کے لئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تقریباً روزانہ میری ڈاک میں ایسے معاملات آتے ہیں یا زبانی ملاقات میں لوگ اپنے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک طرف لڑکیوں کے رشتوں کا مسئلہ ہے پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے اور جب رشتے ہو جائیں تو پھر understanding نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں اس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کر کے رشتے کروا دیتے ہیں کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا۔ جو رشتے تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے۔

بہرحال بعض حالات میں لڑکے قصوروار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکیاں قصوروار ہوتی ہیں۔ پھر عائلی مسائل جیسا کہ میں نے کہا بچوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر میاں بیوی کے معاملات میں لڑکی کے ماں باپ کی دخل اندازی ہے۔ پھر صحیح حالات نہ بتانے کی وجہ سے شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ قول سدید سے کام نہیں لیا جاتا جو کہ انتہائی ضروری ہے۔ بہرحال شکووں کا ایک سلسلہ چلتا ہے اور دونوں طرف سے چلتا چلا جاتا ہے۔

اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ دین سے دوری ہے دینی تعلیمات سے لاعلمی اور عدم دلچسپی ہے اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔ پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو دینی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہوگا۔ جو ہمیں قرآن کریم میں احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہم مسلمان ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا جنہوں نے ہم سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ یہ عہد ہم مختلف مواقع پر دہراتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کا وقت آئے تو بھول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خدمت کرنے والے اسے بھول رہے ہوتے ہیں حالانکہ شادی بیاہ اور رشتے کے لئے تو خاص ہدایت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو رشتہ کی تلاش کے وقت ترجیحی بنیاد پر اپنے سامنے رکھنے کے لئے آپ نے فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہات کی بناء پر شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اس کے حسب و نسب کی وجہ سے خاندان کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے۔ اگر اس بات کو لڑکے بھی اور لڑکے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تو لڑکیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیح جو ہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیح ہوگی تو بہت سے شکوے اور تحفظات جو لڑکی اور لڑکے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور جو لڑکا دیندار لڑکی کی تلاش میں ہوگا اور دین مقدم کر رہا ہوگا اس کو اپنا عمل بھی دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا پڑے گا۔ اور جو دینی تعلیم پر عمل کر رہا ہوگا اس کے گھر میں بلاوجہ چھوٹی

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت کیلئے اپنی خدمت پیش کرنا ہرگز برکت کا باعث نہیں بن سکتا جب تک یہ خدمت محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کی رضا کے حصول کی خاطر نہ کی جائے

وہ احمدی جنہیں جماعت میں کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے یا جنہیں افراد جماعت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا کام دیا گیا ہے ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے اگر وہ تکبر کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بھی حیثیت میں دوسرے سے بالا سمجھتے ہیں

جب لوگ کسی کے بھائی یا بہن کے خلاف بات کر رہے ہوں تو اُس جگہ پر بیٹھے رہنا بھی کلیۃً غلط ہے، خواہ آپ ذاتی طور پر گفتگو میں حصہ ڈال رہے ہوں یا نہیں

لجنہ اماء اللہ یوکے کی عہدیداروں کے دوروزہ نیشنل ریفریشر فورم میں 4 دسمبر 2016 کو سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب، بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں کا ریفریشر فورم اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ فورم آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو ہر آن محض اللہ تعالیٰ کی خاطر اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے اپنی خدمت پیش کرنا ہرگز برکت کا باعث نہیں بن سکتا جب تک یہ خدمت محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کی رضا کے حصول کی خاطر نہ کی جائے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔

عہدیداروں کو اپنے نمونہ سے دوسروں کی رہنمائی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: عہدیدار ہونے کی حیثیت سے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ تقویٰ کی مشعل کو بلند رکھیں اور تاریکی میں دوسروں کی رہنمائی کریں۔ اس طرح دوسروں کے لئے راستہ کو روشن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا اپنا طرز عمل ایک نمونہ ہو اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر عاجزی اختیار کرنے اور تکبر سے بچنے کے بارہ میں فرمایا: یقیناً وہ احمدی جنہیں جماعت میں کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے یا جنہیں افراد جماعت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا کام دیا گیا ہے ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے اگر وہ تکبر کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بھی حیثیت میں دوسرے سے بالا سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو گھر میں بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ عہدیداروں کو افرادخانہ کے لئے بہترین نمونہ بننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لازمًا ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ انہیں لازمًا اپنے گھر میں بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور بہترین نیک نمونہ بننا چاہئے تاکہ اُن کے اپنے بچے اُن سے نمونہ حاصل کریں۔ عہدیداروں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ اُن کے اپنے گھر پُرامن ہوں۔ اُن کا گھریلو ماحول نیک ہو اور روحانی لذت کے اعتبار سے جنت نظیر ہو۔

احمدی مسلمان عورتوں کو اسلامی تعلیمات پر فخر کرنا چاہئے۔ اس کی اہمیت بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک آپ کے مذہب کا تعلق ہے آپ کو ہرگز اپنے مذہب سے متعلق کسی قسم کی شرمندگی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ کو مذہب سے متعلق کسی بھی معاملہ میں یا اسلامی تعلیمات سے متعلق کبھی بھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے برعکس آپ کو اپنے مذہب پر فخر کرنا چاہئے اور کھلے عام اس پر عمل کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے قول اور فعل سے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ یہ بات صرف عہدیداروں کے لئے نہیں ہے، تاہم عہدیداروں کا خاص طور پر فرض ہے کہ وہ اس لحاظ سے بہترین نمونہ بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو بدصحبت اور فضول مجالس سے بچنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ یہ باتیں تقویٰ کی باریک راہوں سے دُور لے جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان ایسی مجالس میں نہ بیٹھے جن میں اللہ تعالیٰ یا آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی قسم کی ہتک کی جائے۔ یقینا مومنین کو ایسی مجالس سے دُور رہنا چاہئے جہاں لوگوں کا مذاق اڑایا جاتا ہو یا بدظنی کی جاتی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مثلاً جب لوگ کسی کے بھائی یا بہن کے خلاف بات کر رہے ہوں تو اس جگہ پر بیٹھے رہنا بھی کلیۃً غلط ہے، خواہ آپ ذاتی طور پر گفتگو میں حصہ ڈال رہے ہوں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی گفتگو یا بحث مباحثہ میں خاموشی سے بیٹھے رہنا تقویٰ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

جماعتی کام اور گھریلو ذمہ داریوں میں توازن رکھنے کے بارہ میں بات کرتے ہوئے حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں کو نصیحت کی کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوندوں سے بات کریں اور احتیاط سے ایک متوازن شیڈول تشکیل دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے مواقع پر جب لجنہ اماء اللہ کی عہدیدار اپنے کاموں میں مصروف ہوں تو ان کے خاوندوں کو اِسے کوئی ایشو نہیں بنانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
کبھی نہ بھولیں کہ ماں ہونے کی حیثیت سے آپ کا اوّلین فرض ذاتی طور پر اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا ہے اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق پروان چڑھانا ہے۔ پس جب آپ کے بچے سکول سے واپس آجائیں تو آپ کو جس حد تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ وقت گھر پر گزارنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: ایسا نہ ہو کہ گھر سے باہر آپ لجنہ کے کاموں میں مصروف ہوں اور آپ کو اُن لوگوں میں شمار کیا جائے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہیں لیکن آپ کے اپنے ہی گھر میں اپنے بچوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی جو ذمہ داری ہے اُسے ادا کرنے سے قاصر رہ رہی ہوں۔

حضور انور نے لجنہ کو اپنی روحانی حالت اور تقویٰ کو بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنا اور قرآن کریم کے علوم حاصل کرنا اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے اور تقویٰ بڑھانے کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تمام عہدیدار لازمًا باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں اور اس کے علوم حاصل کریں اور اپنے اندر اس کا فہم و ادراک پیدا کریں۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کس بات کی اجازت دیتا ہے اور کس بات کی ممانعت کرتا ہے۔ جب آپ کو ان باتوں کا علم ہوگا تب ہی آپ دوسروں کی رہنمائی کے لئے ایک نمونہ بن سکیں گے۔ اور تب ہی آپ کے قول میں وقعت ہوگی اور آپ کی باتوں کا دوسروں پر اثر ہوگا۔

لجنہ اماء اللہ کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے vision پر بات کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کے پروگرامز جماعت کی خدمت کیلئے متحرک کرنے اور فکر و عمل کی طرف مائل کرنے والے پروگرامز ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ کو باقاعدگی کے ساتھ مذہب کے بارہ میں بات چیت کرنی چاہئے۔ سیمینارز اور مذہبی امور پر بات چیت کے پروگرامز ایسے تشکیل دیئے جائیں کہ ہر عمر کے لوگ یا کسی بھی قومیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ پروگرامز دلچسپ ہوں۔ مزید برآں ہر عہدیدار کو اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کا اعلیٰ ترین معیار ظاہر کرنا چاہئے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کو بہترین طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر مسلسل اپنے خاص فضلوں کی بارش برساتا رہے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30؍دسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 دسمبر 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ اعجاز واقفہ نو کا ہے جو مکرم اعجاز احمد صاحب (بلجیم) کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم فراز الٰہی واقف نو ابن مکرم فضل منصور صاحب (کینیڈا) کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ ایمن محمود چوہدری بنت مکرم ارشد محمود چوہدری صاحب (جرمنی) کا ہے جو عزیزم فہد احمد واقف نو ابن مکرم سعید احمد (ناربری یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا۔ (اور دریافت فرمایا کہ میں نے پہلے نکاح میں کینیڈین ڈالر ہی پڑھا تھا ناں؟ کہیں میں نے پاؤنڈ تو نہیں کہہ دیا تھا؟ عرض کیا گیا کہ حضور نے کینیڈین ڈالر ہی فرمایا تھا) اس پر حضور انور نے فرمایا:

دعا کرلیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئندہ ان کی نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔ یہ بھی احمدیت پر قائم رہنے والے ہوں۔ خلافت کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں اور آئندہ نسلیں بھی جماعت کے لئے قیمتی اثاثہ بننے والی ہوں۔ دعا کرلیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 10؍فروری 2017 صفحہ 14)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

20؍فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے

یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی۔ جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں، جس کی لمبی عمر پانے کی خبر بھی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی مصلح موعود کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ ایک انصاف پسند کیلئے، ایک روحانی لحاظ سے بینا آنکھ رکھنے والے کیلئے یہی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

پیشگوئی کے الفاظ روح حق سے مشرّف ہونے کے حوالہ سے
حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اقتباسات کی روشنی میں ایمان افروز تفصیلات کا تذکرہ

آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے

، افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آرہے ہیں انہیں سننا چاہئے

تاکہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں اور بڑی شان سے وہ تمام نشانات ہیں جو حضرت مصلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17؍فروری 2017ء بمطابق 17 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ 20؍فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں۔ جس کی لمبی عمر پانے کی خبر بھی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی مصلح موعود کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دَورِ خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ ایک انصاف پسند کے لئے، ایک روحانی لحاظ سے بینا آنکھ رکھنے والے کے لئے یہی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

تین دن بعد 20؍فروری آنے والی ہے۔ آج میں اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے الفاظ میں بیان کردہ کچھ اقتباسات پیش کروں گا جو روحِ حق سے مشرّف ہونے کے حوالے سے آپ کی ذات میں پیشگوئی پورے ہونے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 1914ء میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیشگوئی مصلح موعود کی تمام باتیں اس وقت بھی لوگوں کو پوری ہوتی نظر آتی تھیں اور علمائے جماعت اور افراد جماعت کی اکثریت یہ سمجھتی تھی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے خود اس بات کا اعلان نہ کیا یہاں تک کہ 1944ء کا سال آیا۔ یعنی آپ کے خلافت کے تیس سال پورے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اعلان کیا کہ مَیں ہی مصلح موعود ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ میری طبیعت کے لحاظ سے یہ مجھ پر بڑا گراں گزرتا ہے، بڑا بوجھ ہے کہ یہ اعلان کروں اور رؤیا کا سارا حوالہ بھی تفصیل سے بیان کروں۔ بلکہ آپ نے یہ بھی کئی جگہ فرمایا ہے کہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے مَیں اپنی رؤیا اور الہامات بتانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں لیکن بعض حالات کی وجہ سے بعض بتانے بھی پڑتے ہیں۔ بہرحال آپ کو پہلے بھی جماعت کے افراد کی طرف سے، علماء کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ آپ اعلان کریں کہ آپ مصلح موعود ہیں لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ اعلان کی ضرورت نہیں۔ اگر مَیں مصلح موعود ہوں اور پیشگوئی مجھ پر پوری ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے کسی دعوے کی کیا ضرورت ہے۔ لوگوں کو جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ اُمّت مسلمہ میں مجددین کی جو فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھانے کے بعد شائع ہوئی ہے ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے دعویٰ کیا ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ مجھے تو اورنگ زیب بھی اپنے زمانے کا مجدد نظر آتا ہے مگر کیا اس نے کوئی دعویٰ کیا ہے؟ عمر بن عبدالعزیز کو مجدد کہا جاتا ہے۔ کیا ان کا کوئی دعویٰ ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ پس غیر مامور کے لئے دعویٰ ضروری نہیں۔ دعویٰ صرف مامورین کے متعلق پیشگوئیوں میں ضروری ہے۔ غیر مامور کے صرف کام کو دیکھنا چاہئے۔ اگر کام پورا ہوتا نظر آ جائے تو پھر اس کے دعویٰ کی کیا ضرورت ہے۔ اس صورت میں تو وہ انکار بھی کرتا جائے تو ہم کہیں گے کہ وہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اگر عمر بن عبدالعزیز مجدد ہونے سے انکار بھی کرتے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اپنے زمانے کے مجدد ہیں کیونکہ مجدد کے لئے کسی دعوے کی ضرورت نہیں۔ دعویٰ صرف اُن مجددین کے لئے ضروری ہے جو مامور ہوں۔ ہاں جو غیر مامور اپنے زمانے میں گرتے ہوئے اسلام کو کھڑا کرے، دشمن کے حملوں کو توڑ دے، اسے چاہے پتا بھی نہ ہو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مجدد ہے۔ ہاں مامور مجدد وہی ہو سکتا ہے جو دعویٰ کرے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

آپ فرماتے ہیں پس میری طرف سے مصلح موعود ہونے کے دعویٰ کی کوئی ضرورت نہیں اور مخالفوں کی ایسی باتوں سے ہمیں گھبراہٹ کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی ہتک کی بات نہیں۔ اصل عزت وہی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے چاہے دنیا کی نظروں میں انسان ذلیل سمجھا جائے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے راستے پر چلے تو اس کی درگاہ میں وہ ضرور معزز ہو گا اور اگر کوئی شخص جھوٹ سے کام لے پھر اپنے غلط دعوے کو ثابت بھی کر دے اور اپنی چستی یا چالاکی سے لوگوں میں غلبہ بھی حاصل کر لے تو خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہ عزت حاصل نہیں کر سکتا اور جسے خدا تعالیٰ کے دربار میں عزت حاصل نہیں ہے وہ خواہ ظاہری لحاظ سے کتنا معزز کیوں نہ سمجھا جائے اس نے کچھ کھویا ہی ہے، حاصل نہیں کیا اور آخر ایک دن وہ ذلیل ہو کر رہے گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ پس دینی و دنیوی کاموں میں ہمیشہ سچ اختیار کرو۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خدا

کے لئے نقصان اٹھاتا ہے وہ دراصل فائدے میں رہتا ہے۔ پس ایک اصولی بات بھی اس سلسلے میں آپ نے بیان فرمادی کہ جس سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ سچا سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اس کے لئے دعویٰ یا اعلان کیا جائے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ اعلان ہو تو اس کا اعلان بھی ہو جاتا ہے۔ پس اگر کسی کو پرکھنا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کام یعنی دین کا کام کر رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اسے خدا تعالیٰ کی تائیدات کے حوالے سے پرکھنا چاہئے۔ لیکن بہر حال جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ دعویٰ کریں تو پھر آپ نے اعلان بھی کر دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اب واضح کر دیا ہے اور اب میں اعلان بھی کرتا ہوں کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں۔ اس اعلان پر جہاں ایک طرف تو افراد جماعت خوش تھے وہاں غیر مبائعین جو تھے انہوں نے اعتراض بھی شروع کر دیئے۔ چنانچہ 1945ء کے جلسہ سالانہ کی دوسرے دن 27؍تاریخ کی تقریر میں آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر مولوی محمد علی صاحب کے بیان کے حوالے سے بیان فرمایا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے ہی اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اِعلام کی بناء پر اعلان کرتا ہوں لیکن مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سارا زور لگا کر اپنا تیس سال پرانا ایک الہام پیش کر سکے ہیں۔ مگر وہ بھی واقعات کی رو سے غلط نکلا۔ پس جب الہام ہوا ہی نہیں تو الہام پیش کیسے کریں۔ اب سوائے اعتراضوں کے ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔ اگر وہ اعتراض بھی نہ کریں تو مقابلہ کیسے کریں۔ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کے دشمن اس بات کا تو انکار نہیں کر سکتے تھے کہ الہام ہوتا ہی نہیں کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کو الہام ہوتا تھا اور وہ اس بات کے قائل تھے۔ اس لئے ان انبیاء کا انکار کرنے والے اس بات کا انکار نہ کر سکتے تھے کہ الہام کوئی چیز نہیں ہے۔ اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے اور انبیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ کہتے تھے کہ ان کے الہام خودساختہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے بھی یہی کہا کہ ان کے الہام خودساختہ ہیں۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ قول درست تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی نعوذ باللہ خودساختہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر الہام کر دیتا تا مفتریوں کی قلعی کھل جاتی (اور واضح ہو جاتا۔) لیکن اللہ تعالیٰ کا ان کو الہام سے محروم رکھنا بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی حق پر تھے اور آپ کے دشمن یہودی اور عیسائی ناحق پر تھے۔ اسی طرح آج مولوی محمد علی صاحب یہ کہتے ہیں کہ میرے الہام جھوٹے ہیں لیکن کیوں اللہ تعالیٰ ان کو میرے مقابل پر سچے الہام نہیں کر دیتا تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ مولوی صاحب حق پر ہیں اور مَیں ناحق پر ہوں۔‘‘

آپ فرماتے ہیں کہ ’’حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص دن رات اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرے اور دن رات اس کے بندوں کو فریب اور دغابازی سے غلط راستے کی طرف لے جائے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کو غیرت نہ آئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو غیرت نہیں آتی تو اس کی وجہ سوائے اس کے یقیناً اَور کوئی نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ مولوی صاحب اس کے قرب سے بہت دور ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام نہیں کیا۔

پس سچائی کے مقابلے پر ابتدا سے انکار ہوتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ ابتدا سے چلتا آیا ہے اور چلتا چلا جائے گا‘‘۔ (انوار العلوم جلد نمبر 18 صفحہ 240 تا 241) یعنی سچائی کے مقابلے پر مخالفین کا سلسلہ۔

پس اعتراض کرنے والے اعتراض تو ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں لیکن اس کو ردّ کرنے کے لئے مقابل پر کوئی چیز پیش نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کر سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اپنے الہام یا خوابیں یا رؤیا پیش کرتے ہیں کیونکہ ان کو پتا ہے کہ پکڑ ہو گی۔

اب مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض الہامات اور کشوف و رؤیاء کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو بتا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ الہام میں نے بارہا سنایا ہے۔ (آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں) پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ (ایک بہت باریک اشارہ ہے) جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ الہام ہے جو حضرت مسیح ناصری کو ہوا اور جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے مگر وہاں یہ الفاظ ہیں۔ وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ (آل عمران:56) اور یہاں یہ الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کا دعویٰ موسوی سلسلہ کی آخری نبوت کا تھا اور اس قسم کے دعوے کے متعلق پہلے لوگوں کی مخالفت ضروری ہوتی ہے۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد وہ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنانا چاہتا تھا اور خلیفہ کو معاً (فوری طور پہ) بنی بنائی جماعت مل جاتی ہے اس لئے یہاں جَاعِلُ الَّذِيۡنَ والے حصے کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت مسیح کے عہدہ والا نبی تو جب بھی لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے لوگ اسے سنتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ جھوٹا جھوٹا۔ کوئی ابوبکرؓ جیسی صفت رکھنے والا انسان ہوا اور اس نے مان لیا تو یہ علیحدہ بات ہے ورنہ عام طور پر ایسا نبی جب اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے ساری دنیا اسے جھوٹا قرار دینے لگ جاتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدا میں صرف تین لوگ ایمان لائے لیکن خلیفہ کو پہلے دن ہی ایک جماعت مانتی ہے۔ پس اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ تمہارے مخالف بھی ہوں گے مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا۔ اور جَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ والے حصے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ تم انتظار کرو کہ لوگ کب ایمان لاتے ہیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الٰہ دین فیمیلیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سہارا آٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

یا اکثر لوگ مخالفتیں کریں، فتوے لگائیں، مضحکہ اڑائیں، تحقیر و تذلیل کی کوشش کریں، مٹانے اور برباد کرنے کی تدبیریں کریں اور دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک طوفانِ مخالفت اٹھ آئے بلکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی بنائی جماعت کے اکثر حصہ کو تیرے (یعنی مصلح موعود کو) سپرد کردے گا اور جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہوگی اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہوجائے گا۔''

آپ فرماتے ہیں ''چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اور میرے عُہدہ کے منکر تھے یعنی پیغامی، اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کردیا اور یہ غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے۔ پیغامی آج کہہ رہے ہیں کہ ایک خواب پر انحصار کیا گیا'' (یعنی وہ رؤیا جس کی بنیاد پہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا کہ اس پر انحصار کرکے آپ کہتے ہیں کہ مصلح موعود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''حالانکہ وہ بھی خواب نہیں کیونکہ اس میں الفاظ ہیں۔ مگر یہ الہام جو میں نے اوپر لکھا ہے یہ تو الہام ہے اور چالیس سالہ پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ میں ایک جماعت کا امام ہوں گا۔ کچھ حصہ میری مخالفت کرے گا۔ اکثر میرے ساتھ مل جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دے گا (جو خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔) یہ جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح کَفَرُوْا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ۔''

(خطباتِ محمود، جلد 25 صفحہ 87 تا 89)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''دوسرے مجھے ایک کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی میں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''میں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ میں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا، صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد میں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد میں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا میں ہوں جیسے ماں بچہ جنتی ہے اور دایہ دودھ پلاتی ہے۔''

(خطباتِ محمود، جلد 25 صفحہ 90-89)

پھر تیسرا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''تیسرا الہام جو مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد۔ وہ یہ ہے کہ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا (سبا:14) کہ اے آلِ داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعْمَلُوْٓا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آلِ داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔''

آپ فرماتے ہیں ''مجھے یاد ہے اس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کررہا تھا (تو) یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق (جو رؤیا اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کی دکھائی) میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کررہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امت میں اور بھی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں اور آپ کا نام مجھے ابراہیم اَدھم بتایا گیا۔ اَدھم ایک بادشاہ تھے جو بادشاہت کو چھوڑ کر تصوف کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول ابراہیم اَدھم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔'' (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 90)

پھر پانچویں شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے کہ میں نے ایک

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے کسی چیز سے ٹھکوریں تو اس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سُریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی، بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جوّ میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ (آسمان پر پھیل گئی۔ فضا میں پھیل گئی اور ایک فریم کی شکل میں آ گئی۔) جیسے تصویر کا فریم ہوتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کا فرشتہ ہے اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا اور دیتا گیا، دیتا گیا، دیتا گیا یہاں تک کہ وہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی تو رؤیا میں اس فرشتے نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں لیکن مَیں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور بعد میں میں خود بھی ان کو بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنی اس رؤیا کا حضرت خلیفہ اوّل سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتے نے جو باتیں بتائی تھیں ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں لیکن صبح اٹھنے پر وہ میرے ذہن میں سے نکل گئیں تو حضرت خلیفہ اول خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم ضائع کر دیا۔ ان کو نوٹ کر لینا چاہئے تھا۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے نئے نئے نکات سمجھاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس رؤیا کے بعد جب میں نے توجہ کی کہ جماعت کی اصلاح اور اسلامی نظام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے کون سا واضح پروگرام ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ فاتحہ سے ہی ایک نہایت واضح اور مکمل پروگرام بتایا جس پر چل کر اسلام ایسی ترقی حاصل کر سکتا ہے کہ دشمن اس کو دیکھ کر حیران رہ جائے اور اسلامی تمدّن کی فوقیت کا اعتراف کئے بغیر اس کیلئے کوئی چارۂ کار نہ رہے۔ اس پروگرام کے مطابق ان تمام غلطیوں کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہوسکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان نظامِ اسلام اور اسکے تمدّنی احکام کو سمجھنے میں کر چکے ہیں۔ (جو غلطیاں بعد میں مسلمانوں نے کی تھیں) اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ سے ہی مجھے سمجھا دیا اور اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔‘‘ (خطباتِ محمود۔ جلد 25 صفحہ 92-90)

پھر آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّهُمۡ۔ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ (جو جماعت کو چھوڑ کر گئے تھے) اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرّف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے ہیں‘‘۔ یہ آپ فرماتے ہیں اور پیشگوئی کی تو لمبی تفصیل ہے۔

بہرحال آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔ ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں، انہیں سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں۔ بلکہ بعض نے پچاس، پچپن، ساٹھ نکالے ہیں۔ آپ نے جو خصوصیات بیان کی ہیں اور اس پیشگوئی کی جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہ تمام نشانات جو ہیں بڑی شان سے حضرت مصلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14؍اکتوبر 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

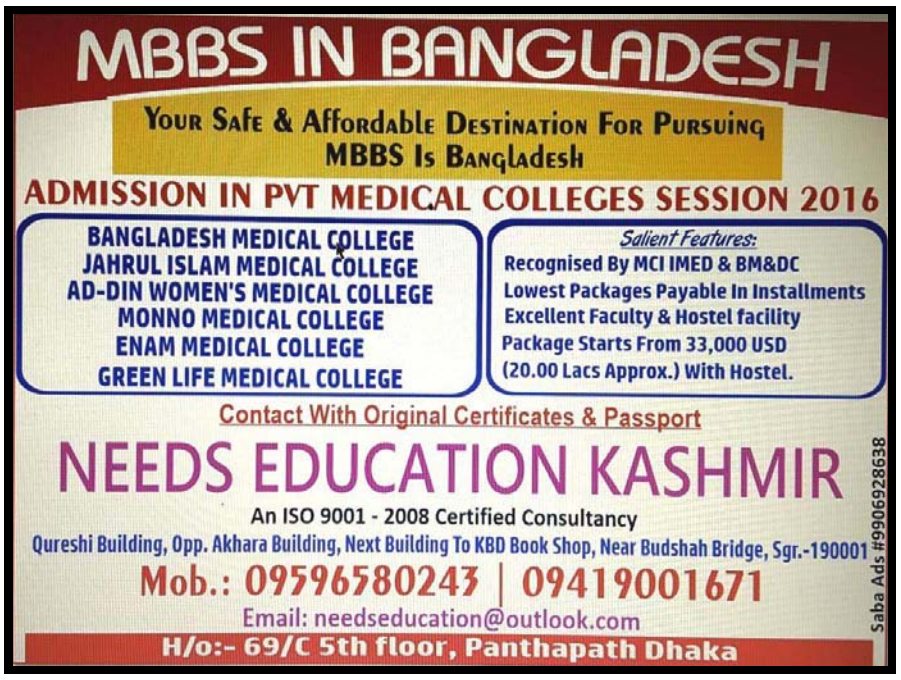

[redacted]
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

جلسہ سالانہ قادیان 2016 میں عرب احباب کی شرکت

ہر چڑھنے والا دن اور ہر روز نکلنے والا سورج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نئے نشان لے کر آتا ہے جو مومنین کے لئے تقویت و ازدیاد ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن جن کی آنکھ تعصب سے بند ہو چکی ہے انہیں اندھیروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا

1885 میں حضور علیہ السلام کو الہام ہوا کہ يَدْعُونَ لَكَ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللهِ مِنَ الْعَرَبِ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

اُس وقت جبکہ ابھی سلسلۂ بیعت بھی شروع نہ ہوا تھا۔ یعنی جب اہل وطن میں سے بھی کوئی آپ کی بیعت میں شامل نہ تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ کا آپ کو یہ بتانا کہ عرب آئیں گے اور وہ آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور پھر یہ سب کچھ پورا ہو جانا یقیناً آپ کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ اور اب تو بفضلہ تعالیٰ ہر سال دنیا کے مختلف ممالک سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے عرب احباب قادیان کی بستی کی زیارت کرتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہوئے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

امسال دسمبر 2016ء میں بھی بعض عرب ممالک کے نامساعد حالات کے باوجود خدا کے فضل سے فلسطین، مصر، اردن، کبابیر اور شام سمیت 8 عرب ممالک کے 22 عرب احباب نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اور بھرپور استفادہ کیا۔

قادیان سے لائیو پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے زیر ہدایت گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر وہاں سے لائیو عربی پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ ایسے پروگراموں میں مختلف حوالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کی جاتی ہے، قادیان کے مقامات مقدسہ کی مختصر ویڈیوز اور ڈاکومینٹریز بھی شامل ہوتی ہیں اور مختلف علمی، اخلاقی اور روحانی موضوعات پر امام الزمانؑ کے روح پرور کلمات اور پُر معارف اقتباسات اور سیرت کے واقعات بیان کر کے روحانی مائدہ پیش کیا جاتا ہے، اس لئے تمام عربوں کو اس پروگرام کا بشدت انتظار رہتا ہے۔

اس پروگرام کی عرب دنیا میں تشہیر کے لئے ایک پرومو تیار کیا گیا اور اسے فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعہ مختلف عرب ممالک کے باشندوں تک پہنچایا گیا۔ اس پرومو (Promo) کو 740000 سے زائد لوگوں نے دیکھا۔ پھر اسکے بارہ میں فیس بک پر بحث بھی چھڑی اور لوگوں نے تبصرے بھی لکھے گو بعض نے گالیاں بھی دیں لیکن کئی لوگوں نے بحثوں کے بعد لکھا کہ ہمیں جماعت کے بارہ میں پتہ نہ تھا اور اب ہماری رائے بدل گئی ہے۔

16 تا 18 دسمبر 2016ء قادیان دارالامان سے یہ پروگرام لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ جس کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ فلسفۂ دعا، حضورؑ کی متضرعانہ دعائیں اور قبولیت دعا کے آئینہ میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے واقعات تھا۔ اس پروگرام میں چلائی جانے والی ویڈیوز کی تیاری کے لئے مکرم ایمن المالکی صاحب آف کبابیر قبل از وقت قادیان پہنچ چکے تھے۔ ان کے علاوہ مکرم محمد شریف عودہ صاحب، مکرم فتحی عبد السلام صاحب اور خاکسار نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ تین دن تک یہ روحانی مائدہ پیش کیا جاتا رہا جسے عربوں نے بہت پسند کیا۔

پروگرام کے بارہ میں بعض تبصرے

ذیل میں قادیان سے نشر ہونے والے پروگرام کے بارہ میں ایک دو چنیدہ تبصرے نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عمار دبالیز صاحب از سیریا لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی بہت تمنا تھی اسی طرح جماعت کے دیگر جلسوں میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کا مجھے حد درجہ اشتیاق ہے لیکن ہمارے ملک کی امن و امان کی صورتحال اور خراب معاشی حالات ان خواہشات کی تکمیل کی راہ میں حائل ہیں۔ اگرچہ میں قادیان کے جلسہ میں خود تو حاضر نہیں ہو سکا لیکن mta العربیہ کے قادیان سے نشر ہونیوالے پروگرام نے ایسی روحانی لذتوں سے آشنائی کروائی ہے جسکی مدتوں سے تلاش تھی۔ اسی طرح پروگرام کے شرکاء نے بعض ویڈیوز کو فیس بُک پر شیئر کیا جس کی بناء پر ہمیں ایسے محسوس ہوا کہ جیسے ہم بھی مسیح موعود علیہ السلام کے دیس قادیان میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو پیش کرنے والوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اس پروگرام وایم ٹی اے العربیہ کے دیگر پروگراموں کے لئے کام کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے، کیونکہ یہ پروگرامز کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہیں اور مَیں ایسے لوگوں میں سے ایک ہوں جسے ایسے ہی پروگراموں کو دیکھ اور سن کر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی آئندہ ہونے والے جلسوں میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم شمزین خلیل صاحب آف عراق لکھتے ہیں کہ:

قادیان سے پیش کیا جانے والا پروگرام دیکھا اور اس پروگرام کی ہر قسط کو دیکھتے ہوئے میرے ذہن میں یہی جملہ آتا تھا کہ اس پروگرام کی وجہ سے زمین کے کونے ہل کے رہ گئے ہیں۔ شاید کوئی کہے کہ میں نے اس پروگرام کی تعریف میں کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب میں نے ان پروگراموں کو لائیو دیکھا اور پھر نشر مکرّر بھی دیکھا تو میرے دل میں اور زبان پر بار بار یہی مذکورہ جملہ آتا رہا جس کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جملہ شاید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مجھے اس کے بارہ میں اپنے برادران کو بتانا چاہئے کہ اس پروگرام کی وجہ سے لوگوں کی سوچ اور ان کی روح پر کیا اثر پڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کو انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے تا آپ لوگوں کی ظلماتی زندگی کے راستوں کو روشن کرنے والے بن جائیں اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کی بارش کر دیں تا ان کی عقلوں کے بے جان صحراء میں زندگی کی لہر دوڑ جائے اور ان کی روح کے چشمے دوبارہ پھوٹ پڑیں تا اس صحرا میں دوبارہ اعمال صالحہ کے درخت پھولنے اور پھلنے لگیں۔ آمین۔

علاوہ ازیں کسی نے کہا کہ اس پروگرام کو دیکھتے ہوئے میں ایک عجیب روحانی عالم میں منتقل ہو گیا۔ کسی نے کہا کہ مجھے اس پروگرام میں ذکر ہونے والی دعائیں لکھ کر بھجوا دیں کیونکہ میں ان پُر تاثیر کلمات کو دہرا کر دعائیں کرنا چاہتا ہوں۔ اور کسی نے کہا کہ ہر پروگرام ہی میرے لئے معلومات کا ایک ذخیرہ لے کر آتا ہے اور ان پروگرامز کو دیکھنا اور سننا میرا بہترین مشغلہ ہے۔

جلسہ میں شمولیت کیلئے مبارک کوششیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے شروع سال سے ہی کچھ پس انداز کرتے رہنا چاہئے تا سال کے آخر پر سفر کا خرچ میسر آ جائے۔ تقریباً یہی کیفیت ہماری فلسطینی بہنوں کی تھی۔ وہ گزشتہ برس پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی، یہاں کے مقدس مقامات اور یادگاروں کی زیارت کی۔ اس جادونگری میں ان کا دل اس قدر لگا کہ وقتِ رخصت اشکوں کی برسات جاری تھی۔ پھر واپس جاتے ہی انہوں نے اگلے سال کے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دی۔ لیکن دوسرے ملک سے جلسہ پر آنے کے لئے بہت زیادہ خرچ درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ جلسہ کا وقت آ گیا اور ان کے پاس مطلوبہ خرچ جمع نہ ہو پایا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ بہتر ہو گا کہ اس سال سفر نہ اختیار کیا جائے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ ہم نے تو پورے سال کے ایک ایک دن کو گن کر گزارا ہے اب ان امیدوں کو اس طرح نہیں توڑ سکتے لہٰذا انہوں نے اپنا کسی قدر زیور بیچ کر تمام ضرورتوں کو پورا کیا اور جلسہ سالانہ میں شریک ہوئیں اور بھرپور استفادہ کیا۔

اسی طرح ہمارے سیرین احمدی برادران بھی گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے تھے۔ گو سیریا کے حالات تو گزشتہ سال بھی خراب تھے لیکن اس سال تو گزشتہ سال کی نسبت خراب تر تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ سیریا کے اندر سفر کرنا جُوئے شیر لانے سے کم نہیں کجا یہ کہ بیرون ملک کے سفر کے بارہ میں سوچا جائے۔ اس کے باوجود جب انہوں نے گزشتہ سال (2015ء) سفر کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہر راستہ کھول دیا اور ضرورت کو پورا کر دیا اور ان کا سفر ہر لحاظ سے مبارک اور مفید رہا۔

امسال (2016ء) کسی نے فون کر کے ان میں سے ایک دوست سے سفر قادیان کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے امسال فیملی کے ساتھ حج بھی کیا تھا لہٰذا مالی حالات کے ساتھ ملکی حالات بھی دگرگوں ہیں جن کی بناء پر امسال قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ فون کرنے والے نے ان سے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ سال گزشتہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تمام انتظام خود کر دیا تھا؟ اس سال بھی اُس پر حسنِ ظن رکھیں اور اپنی کوشش اس میں شامل کر لیں تو سب انتظام ہو جائے گا۔ انہوں نے فوراً صدر جماعت کو فون کر کے کہا کہ ہمیں جلسہ پر جانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ صدر صاحب نے بتایا کہ میں تو مرکز کو لکھ رہا تھا کہ ہم ملکی حالات کی وجہ سے امسال نہیں آرہے اور پھر اب تو جلسہ میں صرف چار پانچ روز رہ گئے ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ انہوں نے صدر صاحب کو کوشش کرنے کے لئے قائل کر لیا۔ کوشش کی گئی اور خدا کا ایسا فضل ہوا کہ اتنے قلیل عرصہ میں ویزہ بھی مل گیا، ٹکٹوں کا بھی انتظام ہو گیا اور جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے ٹوٹل 22 عرب احباب میں سے سیریا کا وفد سب سے بڑا تھا کیونکہ وہاں سے 5 افراد جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے تھے۔

بابرکت تبدیلیاں

مکرم وسیم صاحب آف سیریا لکھتے ہیں کہ مجھے دو سال سے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے اور اس کے بارہ میں صرف اتنا کہوں گا کہ باوجود نامساعد حالات کے ایسے لگتا ہے کہ قادیان کے سفر کے لئے ہمیں صرف نیت اور ارادہ کرنے کی دیر ہوتی ہے اور باقی ہر ضروری چیز خدا کے فضل سے میسر ہو جاتی ہے اور ہر راہ کھل جاتی ہے۔ چنانچہ مَیں اپنی اہلیہ اور 5 سالہ بیٹے کے ہمراہ قادیان کے جلسہ میں شامل ہوا۔ امسال بھی جہاں قادیان کی بستی، اس کے باسیوں اور مہمانوں نے دل موہ لئے وہاں میں نے دو تبدیلیاں بہت شدت کے ساتھ محسوس کیں۔ ایک اپنے بیٹے میں اور دوسری اپنی اہلیہ میں۔

میرا بیٹا وقف نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اس لئے میری بہت خواہش تھی کہ میں اسے قادیان دکھاؤں۔ لیکن چونکہ میرا بیٹا اپنی بہنوں کے ساتھ اس حد تک attach رہتا ہے کہ ان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا۔ لیکن ہم نے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اسے بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا اور قادیان پہنچتے ہی اس کی تو جیسے کایا پلٹ گئی۔ اوّل تو وہ سرائے وسیم میں ڈیوٹی دینے والے لڑکوں کے ساتھ اس قدر گھل مل گیا کہ ایک دو روز میں ہی ان کے ساتھ مہمانوں کو کھانا پیش کرنے، صفائی وغیرہ کرنے اور بازار سے چیزیں خریدنے کے لئے جانے لگ گیا۔ وہ سوائے نمازوں کے اوقات کے مجھے نظر ہی نہیں آتا تھا۔ ڈیوٹی والے خدّام نے بھی اسے اس قدر محبت دی کہ وہ ابھی تک انہیں یاد کرتا ہے۔ قادیان میں گزارے ہوئے ایام نے میرے بیٹے میں ایسی نیک تبدیلی پیدا کی کہ اس نے خود مجھ سے کہا کہ میں واپس جا کر ایسے ہی بننے کی کوشش کروں گا جیسے مجھے آپ نے قادیان میں دیکھا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گا، اپنی بہنوں کو تنگ نہیں کروں گا اور نمازیں پڑھوں گا اور والدین کا کہنا مانوں گا۔

اس تبدیلی کو دیکھ کر میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ اگلی بار میں اپنی بیٹیوں کو بھی قادیان کی زیارت کے لئے لے کر آؤں۔ دوسری بڑی تبدیلی میری بیوی کے مؤقف میں تھی۔ باوجود اس کے کہ میری اہلیہ کے تمام رشتہ دار سیریا میں ہی ہیں اور الحمد للہ ہمارا وہاں پر اچھا گزارا ہو رہا ہے۔ پھر بھی اس بار میری بیوی نے باصرار کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم قادیان منتقل ہو جائیں کیونکہ وہ سیریا کی نسبت یہاں لوگوں کے ساتھ زیادہ گھل مل کر رہ سکتی ہے اور جماعت کی خدمت کی بھی توفیق پا سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ کی ان برکات سے کماحقہٗ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 رجنوری 2017)

......☆......☆......☆......

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

اپنے عقیدے اور آنحضرتؐ پر کامل ایمان لانے اور توحید کو اپنے دلوں میں گاڑنے کا جہاں تک سوال ہے اس کے لیے ہم اپنی جانیں قربان کرسکتے ہیں لیکن اس سے ہٹنے والے نہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے اعلان سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16؍دسمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اسلامی دنیا میں ربیع الاوّل کے مہینے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہم آجکل ربیع الاوّل سے گزر رہے ہیں۔ اسلامی دنیا میں اس مہینہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ بارہ تاریخ کو آنحضرتؐ کی ولادت ہوئی۔

سوال حضور انور نے مسلمانوں کی کس حالت پر افسوس کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ یہ دن مناتے تو محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کی پیدائش کی خوشی میں ہیں لیکن آپس میں مسلمان قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔

سوال حضور انور نے آج کل کے اکثر مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا اکثر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو اللہ اور رسول کے نام پر قتل کر رہا ہے۔ بیکسوں، عورتوں، بچوں، معصوموں کو گھروں سے بے گھر کیا جا رہا ہے۔ تنگ اور بھوک میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ مفاد پرست لیڈر سادہ مسلمانوں کو جنّت کا لالچ دے کر اس کام میں جھونکتے چلے جا رہے ہیں۔ آج اسلام کے نام سے پہلا تصور جو غیر مسلموں کے ذہنوں میں ابھرتا ہے وہ ظلم و بربریت ہے۔

سوال ایسے نازک دور میں آنحضورؐ نے مسلمانوں کو کیا خوشخبری دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آپؐ نے بتایا تھا کہ ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّت واحدہ بنائے گا۔

سوال فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو کس بات سے انگیخت کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس پر لَعْنَتُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

سوال جو احمدی کہلا کر آنحضورؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتا اس کے متعلق حضور انور نے کیا حکم صادر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جو احمدی کہلاتے ہوئے اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال حضور انور نے ختم نبوت کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرتؐ نے فرمائی تھی کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی غلامی اور شریعت سے باہر ہو۔ ہم اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو نبی مانتے ہیں تو آپؐ کی کامل غلامی میں مانتے ہیں اور یہی پرانے علما کا بھی مسلک تھا۔

سوال آنحضورؐ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکر اس امّت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

سوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے آنحضورؐ کے قول ''مجھ پر نبی ختم کیے گئے'' کی کیا تشریح فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا شاہ ولی اللہ دہلوی اپنی کتاب ''تفہیمات الٰہیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''مجھ پر نبی ختم کئے گئے'' کا مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو شریعت لیکر آئے۔ اس کے بغیر آسکتا ہے۔

سوال حضرت عائشہؓ نے آنحضورؐ کے مقام خاتم الانبیا کے متعلق کیا رائے ظاہر فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کو خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سوال حضور انور نے عامۃ المسلمین کو کس بات کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا عامّۃ المسلمین بجائے اپنے علما کی باتیں سننے کے یہ دیکھیں کہ کیا یہ زمانہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ ایک مصلح آئے جس کی آنحضرتؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی اور مسلمانوں کو اُمّت واحدہ بنائے۔

سوال 12 ربیع الاوّل کے دن دولمیال میں اوباشوں اور مولویوں نے کیا شر انگیز حرکت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اوباشوں اور مولویوں نے جلوس نکالا۔ ہماری مسجد پر حملہ کیا اور مسجد کا سامان باہر نکال کر جلایا۔

سوال حضور انور نے اپنے عقیدے پر قائم رہنے کے متعلق کس ولولہ انگیز عزم کا اظہار فرمایا؟

جواب اپنے عقیدے اور آنحضرتؐ پر کامل ایمان لانے اور توحید کو اپنے دلوں میں گاڑنے کا جہاں تک سوال ہے اس کے لیے ہم اپنی جانیں قربان کرسکتے ہیں لیکن اس سے ہٹنے والے نہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے اعلان سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

سوال ناموس مصطفیٰؐ کی حفاظت کے لیے جماعت احمدیہ نے کیا بلند پایہ خدمات سرانجام دی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں توحید اور آنحضرتؐ کی عزت کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ خلافت ثانیہ میں جب آنحضرتؐ کے خلاف غیر مسلمانوں نے اخباروں اور کتابوں میں بیہودہ گوئیاں کیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑے پیمانے پر ہندوستان میں سیرت کانفرنسیں منعقد کیں اور احمدیوں اور غیر احمدیوں، سب کو کہا کہ اب وقت ہے کہ اختلافات چھوڑ کر آنحضرتؐ اور اسلام کا دفاع کرو۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کی ان خدمات پر ملک کے اخباروں نے کیا تاثرات دیئے؟

جواب اخبار مشرق گورکھپور نے 21؍جون 1928 کو لکھا کہ'' 17؍جون کو جلسہ کی کامیابی پر ہم امام جماعت احمدیہ جناب مرزا محمود احمد کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اگر شیعہ و سنی اور احمدی اسی طرح سال بھر میں دو چار مرتبہ ایک جگہ جمع ہو جایا کریں تو پھر کوئی قوت اسلام کا مقابلہ اس ملک میں نہیں کرسکتی۔'' اخبار 'سلطان' کلکتہ نے لکھا'' یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس نواح میں احمدیوں کو ایسی عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ روز بروز طاقتور ہو رہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کر رہی ہے۔ ہم خود بھی اس طاقت کا اعتراف کرتے اور ان کی کامیابی کے متمنی ہیں۔''

سوال جو لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے ان کو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب دیا؟

جواب ''یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔.....خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضورؐ اور قرآن مجید کے نزول کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں'' یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرتؐ کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کا کیا بلند مقام و مرتبہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا،'' اللہ تعالیٰ نے تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب ایک دعوت اور ضیافت ہے۔ جس کے لئے کُل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ اس دعوت کے لئے خدا تعالیٰ نے جو مکان تیار کیا ہے وہ انسانی قویٰ ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ کے مسلمانوں کو کیا نصیحت فرماتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا،'' ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دُور کرنے میں کچھ حصہ لے۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ جو کچھ علم اور واقفیت حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے درود شریف پڑھنے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا'' درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالَم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا وے اور اُس کی بزرگی اور اُس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبولؐ پر نازل ہوں اور اُس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔''

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے حضور کیا دعا کی؟

جواب اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دشمن کے ہر حملے اور ہر ظلم کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور آنحضرتؐ پر درود پہلے سے بڑھ کر بھیجنے والے ہوں تا کہ مسلمانوں کو بھی آپ کے اس مقام کا صحیح اِدراک حاصل ہو اور یہ بھٹکے ہوئے مسلمان بھی صحیح رستے پر آ جائیں اور دنیا میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے

- آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، پس جو احمدی یہاں آباد ہیں ان کا وطن سے محبت کرنا ضروری ہے*
- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کی حالت بگڑے گی تو اُن کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ ایک شخص بھیجے گا جو اسلام کی اصل تعلیمات کا احیائے نو کرے گا اور ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ شخص آچکا ہے جبکہ باقی مسلمان ابھی اس شخص کے ظہور کے منتظر ہیں*
- ہم احمدی انتہا پسندی میں یقین نہیں رکھتے، بلکہ انتہا پسندی کی سوچ بھی احمدیوں کے قریب نہیں آئے گی اور اس کی وجہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنا ہے، اور یہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے کہ احمدی انتہا پسندی کی سوچ سے بہت دُور ہیں*
- آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں ہر احمدی کے اخلاق ایک ہی طرح کے ہیں، اگر آپ افریقہ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں چلے جائیں تو وہاں کے احمدی کے اخلاق بھی کینیڈین احمدی جیسے ہوں گے، احمدی مسلمان اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں*
- ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہوں گی، ہر وہ شخص جو ایک خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے وہ ہماری مسجد کا دروازہ کھلا پائے گا*

پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو اور اسلام کی تبلیغ

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31/اکتوبر 2016 بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو سے روانگی اور سسکاٹون میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ٹورانٹو سے سسکاٹون کے لئے روانگی تھی۔ پیس ولیج اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بعد سے ہی بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ساری بستی امڈ آئی ہے۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ انکے اداس اور غمزدہ چہرے ان کے دلی جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔ اب وہ گھڑی آپہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ انکی بستی سے رخصت ہونے والے تھے۔

1 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہو گئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی صدائیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ بچے بچیاں الوداعی گیت گا رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے ایک بیٹے اعزاز احمد خان صاحب کینیڈا میں مبلغ سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے آصف احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ خامسہ کے طالبعلم ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں گھر آنے کی درخواست کی تھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر کھڑے اپنے عشّاق کے پاس تشریف لے گئے، یہ لوگ راستہ کے دونوں جانب ہزارہا کی تعداد میں کھڑے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے درمیان چلتے ہوئے آخر تک گئے اور مسلسل اپنا ہاتھ بلند کر کے انکے سلام اور نعروں کا جواب دیتے، لوگ مسلسل رو رہے تھے۔ ہر ایک کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ پھر اسی راستہ پر حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تک تشریف لائے جہاں قافلہ کی گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز کے Escort میں ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور کی گاڑی انتہائی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرلیا اور اپنے عشاق کو مسلسل ہاتھ ہلا کر ان کے عشق ومحبت اور فدائیت کے اظہار کا جواب دیتے رہے، ایک ناقابل بیان منظر تھا۔ اسی منظر میں گاڑی پیس ولیج کی سڑکوں اور گلیوں میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پیس ولیج سے باہر آئی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ قریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پر تشریف لے آئے اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ مقامی انتظامیہ نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی لاؤنج میں کیا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پروٹوکول انتظام کے تحت جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر جہاز کے دروازہ تک حضور انور کے ساتھ آئی۔ ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 چار بجکر بیس منٹ پر ٹورانٹو سے سسکاٹون کیلئے روانہ ہوئی۔

ٹورانٹو سے سسکاٹون تک کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، ایک نائب امیر، جنرل سیکرٹری صاحب، موجودہ اور سابقہ صدر خدام الاحمدیہ، نائب صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ملک طارق ہارون صاحب واقف زندگی امریکہ (ممبر سٹاف ریویو آف ریلیجنز) اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب (امریکہ) جو قافلہ کے ساتھ اس سارے سفر میں ڈیوٹی پر ہیں شامل تھے۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC1129 قریباً تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد سسکاٹون کے مقامی وقت کے مطابق 5 بجکر 40 منٹ پر سسکاٹون کے ایئرپورٹ پر پہنچی (سسکاٹون کا وقت ٹورانٹو سے قریباً دو گھنٹے پیچھے ہے)

سسکاٹون ایئرپورٹ پر حکومتی سرکردہ افراد کی طرف سے استقبال

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز سے باہر تشریف لائے تو ملک عبدالباری صاحب نائب امیر کینیڈا، سید تنویر احمد شاہ صاحب ریجنل امیر سسکاٹون آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر صوبہ سسکاچوان کے دارالحکومت رِجائنا سے درج ذیل حکومتی سرکردہ افراد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے بذریعہ جہاز سفر کر کے سسکاٹون پہنچے تھے۔

☆ آنریبل ڈان مورگن ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ سسکاچوان موصوف تعلیم اور لیبر (Labour) کے منسٹر بھی ہیں۔ ☆ آنریبل Gordon Wyant اٹارنی جنرل، منسٹر آف جسٹس۔ ☆ David Buckingham ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ۔ ☆ Eric Olauson ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ۔ ☆ محمد فیاض صاحب ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ (موصوف اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں)

ان سب مہمانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ان سب حکومتی افراد کو صوبہ سسکاچوان کے وزیر اعلیٰ Brad Wall.Hon نے ایک سپیشل جہاز کے ذریعہ رِجائنا سے سسکاٹون بھجوایا تھا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج میں تشریف لے آئے اور ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ریجائنا اور لائیڈ منسٹر میں مساجد کے افتتاح ہیں۔ یہاں سسکاٹون میں مسجد زیر تعمیر ہے ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ ریجائنا میں باقاعدہ مسجد کی تعمیر ہوئی ہے جبکہ لائیڈ منسٹر میں ایک عمارت کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان دونوں جگہوں پر ہماری کمیونٹی زیادہ بڑی نہیں ہے جبکہ یہاں سسکاٹون میں جماعت کی تعداد ہزار، بارہ سو سے اوپر ہے۔ کچھ وقت کے لئے حضور انور یہاں تشریف فرما رہے، آخر پر ان حکومتی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بجکر پانچ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ایک پولیس آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور عرض کیا کہ پولیس کا Escort آپ کیلئے تیار ہے۔ چنانچہ یہاں سے قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کی تین گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور ہر طرف سے راستہ کلیئر کیا۔ قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل Marriott میں تشریف آوری ہوئی جہاں صدر جماعت سسکاٹون فہیم چوہدری صاحب اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مقامی جماعت نے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ہوٹل سے دس منٹ کی مسافت پر Prairieland Park میں ایک وسیع و عریض ہال حاصل کیا ہوا تھا اور اس دورہ کے دوران اسے بطور سنٹر استعمال کیا اور اس کے اندر ہی مختلف حصے کر کے، مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں اس سنٹر کے لئے روانگی ہوئی۔ سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ سنٹر کے مین دروازہ پر صدر جماعت فہیم چوہدری صاحب اور مبلغ سلسلہ سسکاٹون خالد منہاس صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی

دعائیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس کے بعد کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

سسکاٹون صوبہ سسکاچوان کا ایک بڑا شہر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس صوبہ کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ سال 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 جون کو سسکاٹون تشریف لائے تھے اور یہاں دو روز قیام فرمایا تھا۔ اس وقت یہاں جماعت کی تعداد بہت محدود تھی۔ جماعت نے یہاں 1996ء میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی تھی۔ اس میں ایک ہال نما کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ لائبریری اور دفتر کی سہولت ہے۔ سال 2005ء کے سفر میں اسی مشن ہاؤس میں نمازوں کی ادائیگی اور دیگر پروگرام ہوئے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد ہزار سے آگے بڑھ چکی ہے۔ اس لئے نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے پروگراموں کے انعقاد کیلئے ایک وسیع و عریض ہال بطور سنٹر عارضی طور پر حاصل کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ سسکاٹون نے اپنی مسجد اور سنٹر کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سال 2005ء کے سفر کے دوران اس کا معائنہ فرمایا تھا اور دعا کروائی تھی اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بڑی خوبصورت وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر اور مشن ہاؤس تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ العزیز سال 2017ء میں اس مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اور کینیڈا کی سرزمین پر ٹورانٹو، کیلگری اور وینکوور کے بعد یہ چوتھی بہت بڑی وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر، مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دفاتر، لائبریری اور ملٹی پرپز ہال پر مشتمل ایک بڑا کمپلیکس ہوگا۔

یکم نومبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق صبح سات بجے Prairieland Park سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ سسکاٹون میں سورج ان دنوں آٹھ بجے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ ہوٹل سے نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپس آتے ہوئے پولیس نے Escort کیا اور پولیس کی تین گاڑیاں قافلہ کے ساتھ رہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر میں تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ انٹرویوز اور پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے موجود تھے۔

Ckom News کے نمائندہ کو انٹرویو

سب سے پہلے جرنلسٹ John Gormeley نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوف CKOM News کے نمائندہ ہیں جو کہ سسکاٹون میں خبروں اور معلومات کا سب سے زیادہ مقبول سٹیشن ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کی صوبہ سسکاچوان آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

☆ اسکے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ احمدی احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور تقریباً 50 ہزار یہاں کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی کمیونٹی کا کینیڈا سے کیسا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی احباب جو یہاں آباد ہیں وہ یہاں کے شہری ہیں۔ اس ملک کے لئے ان کے ویسے ہی جذبات ہیں جو کسی بھی محب وطن کے اپنے ملک کے لئے ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جو احمدی یہاں آباد ہیں ان کا وطن سے محبت کرنا ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ نے مختلف مواقع پر اپنے لوگوں کو معاشرے کا حصہ بننے اور محبت اور ہم آہنگی بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کیوں کرتے ہیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت دنیا میں عوام الناس پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ہر جگہ ناانصافی اور بددیانتی نظر آ رہی ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ محبت کو پھیلایا جائے اور محبت کے پیغام کو فروغ دیا جائے۔ ہم بھی اسی پیغام کو فروغ دیتے ہیں اور خود بھی پرامن زندگی گزارتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے اکثر اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مسلمان ممالک میں بہت بدامنی ہے، آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہو چکے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمان ممالک میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر یہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کر رہے ہوتے تو ان کے اعمال ایسے نہ ہوتے جن کی وجہ سے ہر طرف بدامنی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا انتہاپسندی کی روک تھام کے لئے مذہبی راہنماؤں کا بھی کوئی کردار ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بالکل ان کا کردار ہے۔ اسی وجہ سے مَیں یہ پیغام تمام دنیا میں پھیلا رہا ہوں۔ بحیثیت مذہبی راہنما نہ صرف میرا یہ فرض ہے کہ میں یہ پیغام پھیلاؤں بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کی سوچ کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ انتہاپسندی سے بچتے رہیں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ کو اسلامی ممالک میں شدت پسندی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اس بارہ میں کیا تاثرات ہیں۔

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات تو مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ مسلمان اور خاص طور پر علماء اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ اسی وجہ سے انہیں یہ معلوم نہیں کہ کس طرح آپس میں مل جل کر رہنا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کی حالت بگڑے گی تو ان کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ ایک شخص بھیجے گا جو اسلام کی اصل تعلیمات کا احیائے نو کرے گا۔ اور ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ شخص آ چکا ہے جبکہ باقی مسلمان ابھی اس شخص کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس شخص کا مقام نبی کا ہے اور اس کے برعکس مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایسا نبی آ سکتا ہے جو غیر تشریعی ہو اور کوئی نیا قانون نہ لائے۔ تو یہ بنیادی فرق ہے احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمانوں میں اور اسی وجہ سے وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور جہاں بھی ان کو طاقت حاصل ہوتی ہے ہمیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض ملکوں میں جیسے پاکستان میں ہمارے خلاف قوانین بنائے جاتے ہیں اور اس طرح ہمیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ باقی مسلمان ممالک میں ہمیں تکالیف تو دی جاتی ہیں لیکن ہمارے خلاف کوئی قانون نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم جو غیر مسلم ممالک ہیں احمدیوں کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انسانی حقوق کے قائم کرنے والے ہیں تو انسانی حقوق کے قیام کے لئے آپ کو کچھ تو کرنا چاہئے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم احمدی کمیونٹی میں دیکھتے ہیں کہ ایک مرکزی قیادت خلافت کی شکل میں موجود ہے جبکہ دوسرے بڑے مسلمان فرقوں میں یہ مرکزیت نہیں ہے۔ کیا اس وجہ سے دین کو سمجھنے میں فرق آتا ہے؟

● اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی صحیح تعلیمات کو پس پشت ڈال دے گی تو اس وقت ایک ہدایت دینے والا آئے گا اور اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور جو خلیفہ ہوگا وہ بانیٔ جماعت کا نمائندہ ہوگا اور آپ علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والا ہوگا۔ پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ آنے والا شخص ایک جماعت قائم کرے گا اور جو لوگ اس جماعت میں شامل ہوں گے وہی حقیقی مسلمان ہوں گے۔ اس لئے ایک مرکزی قیادت کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے وقت نکالا۔ آپ کی جماعت کا قول ہے کہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'۔ ہم کس طرح کینیڈین لوگوں کو اس پیغام کی طرف لا سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص اس پیغام کو جھٹلا نہیں سکتا۔ انٹرویو کے آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کے ساتھ وقت گزارنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ یہ انٹرویو اگلے روز اخبار میں:

Ahmadiyya Caliph Shares Message of True Islam in Saskatoon

کے عنوان کے ساتھ شائع ہوا اور اس اخبار کے ذریعہ 65 ہزار لوگوں تک یہ انٹرویو پہنچا۔

CBC نیوز ٹیلی ویژن کے نمائندہ کو انٹرویو

اسکے بعد دوسرا انٹرویو سی بی سی نیوز ٹیلیویژن کے جرنلسٹ Devin Heroux نے لیا۔ سی بی سی نیوز کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والا ٹی وی نیٹورک ہے۔

● جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی ایک بڑی تعداد یہاں پر مقیم ہے۔ اسی وجہ سے میں یہاں ان سے ملنے آیا ہوں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ٹورانٹو سفر نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب لائیڈ منسٹر اور ریجائنا میں مساجد کے افتتاح کا پروگرام بنا تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں بھی کچھ دیر قیام کروں۔ یہاں تک تو فلائٹ بھی بہت بہتر ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میرا پہلی بار احمدیہ جماعت سے تعارف اس وقت ہوا جب کیلگری مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ اس وقت انتہاپسندی کے بارہ میں کیلگری میں کافی باتیں ہو رہی تھیں۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کافی زور تھا کہ سارے مسلمان ایک جیسے نہیں ہیں۔ یہ پیغام کینیڈا میں کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی انتہاپسندی میں یقین نہیں رکھتے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے کوئی بھی احمدی اس حد تک انتہاء پسند نہیں ہوا کہ وہ داعش کا رکن بن گیا ہو بلکہ انتہاپسندی کی سوچ بھی احمدیوں کے قریب نہیں آئے گی اور اس کی وجہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ کہ احمدی انتہاپسندی کی سوچ سے بہت دور ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ میں نے آپ کا حُبّ الوطنی کا پیغام سنا ہے اور آپ نے جہاں بھی موقع ملا اس پر روشنی ڈالی ہے۔

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں ہر احمدی کے اخلاق ایک ہی طرح کے ہیں۔ اگر آپ افریقہ کے کسی چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں چلے جائیں تو وہاں کے احمدی کے اخلاق بھی کینیڈین احمدی جیسے ہوں گے۔ احمدی مسلمان اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور یہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی کو ملکی قوانین کی پیروی کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ اگر دو جملوں میں اسلامی تعلیم کو اجمالاً بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرنا اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اگر آپ ان پر عمل شروع کر دیں تو دنیا کے ہر خطہ میں ایک جیسے ہی اخلاق ہوں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں تقریباً ہر روز آپ کی نئی زیرِ تعمیر مسجد کے سامنے سے گزرتا ہوں۔ اور مجھے بارہا بتایا گیا ہے کہ یہ مسجد سب کے لئے ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد ہمیشہ سب کے لئے کھلی ہیں۔ جب مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی تھی تو اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے کہ لڑنے کی اجازت ان کے خلاف ہے جو تم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور یہ اجازت اس لئے ہے کہ اگر تم نے ان لوگوں کو نہ روکا تو وہ لوگ جو تم پر حملہ آور ہیں وہ باقی عبادتگاہوں پر بھی حملہ آور ہوں گے چاہے وہ چرچ ہوں، مندر ہوں، سیناگاگ ہوں یا کوئی اور معابد ہوں کیونکہ یہ حملہ آور لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔ تو اگر یہ تعلیم ہے تو تمام لوگوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب اور مسلک سے ہو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا ہوگا اور ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہوں گی۔ ہر وہ شخص جو ایک خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے وہ ہماری مسجد کا دروازہ کھلا پائے گا۔

● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب نجران سے عیسائی وفد مدینہ آیا اور ان کی عبادت کا وقت ہوا تو ان کو اس بات کی فکر ہوئی کہ ان کی عبادت کا وقت گزر رہا ہے اور کوئی مناسب جگہ نہیں مل رہی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اندازہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو یہ اسلام کی

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

صحیح تعلیم ہے جس پر خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو حالات کے مطابق بدل رہے ہیں۔ ہم تو صرف ان تعلیمات کی پیروی کر رہے ہیں جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں اور جو قرآن کریم نے پیش کی ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں نے آپ کا CBC کا انٹرویو سنا تھا جس میں آپ نے کینیڈا میں پناہ گزینوں کے حوالہ سے بات کی تھی۔ اسی طرح یہ شہر بھی بدل رہا ہے، اور لوگوں کو بھی اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے۔ تو آپ کا سسکاٹون کے لوگوں کے لئے کیا پیغام ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ شہر تبدیل ہو رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ جب میں پچھلی دفعہ یہاں آیا تھا تو یہ شہر اتنا بڑا نہیں تھا جتنا کہ اب ہے۔ جہاں میری رہائش ہے وہ بھی بہت بڑی بلڈنگ ہے اور اسی طرح اور بھی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں آبادی بڑھ رہی ہے اور کینیڈا میں مختلف تہذیب اور مختلف رنگ و نسل کے لوگ بستے ہیں اور اسی طرح مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے پناہ گزین یہاں آ رہے ہیں۔ تو یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے اور انہیں اپنا یہ طریق قائم رکھنا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت کرتے رہیں اور پُرامن اور خوش اسلوبی سے رہتے رہیں۔ میرا یہی پیغام ہے کہ کینیڈا کی یہ خوبصورتی اسی طرح قائم رہے۔

سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے نمائندہ کو انٹرویو

اسکے بعد تیسرا انٹرویو صوبہ سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے صحافی Thea James نے لیا۔ اس اخبار کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے جو کہ اس شہر کی 35 فیصد آبادی بنتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ دونوں مساجد کا افتتاح ہونے والا ہے۔ آپ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ مسجدیں سب کے لئے ہیں، کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مسجد خدا کا گھر ہے اور لوگ خدا کی مخلوق ہیں تو ہم کیوں لوگوں کو خدا کے گھر میں جانے سے روکیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ مسجد تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے کھلی ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ہماری مسجد کا دروازہ کھلا ہے۔ میں ابھی ذکر ہی کر رہا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عیسائی وفد مدینہ آیا اور جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے مسجد سے باہر جا کر اپنی عبادت کرنا چاہی جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں ہی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ تو جہاں تک عبادت کا تعلق ہے تو مساجد ان سب کے لئے کھلی ہیں جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور جہاں تک مسجد کو دیکھنے کا تعلق ہے تو اس مقصد کے لئے بھی ہمارے مساجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ اب تو مساجد کے ساتھ بعض ہال بھی تعمیر کئے جاتے ہیں جو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کیلگری میں بھی یہ ہال ہیں اور وہاں پر بھی مختلف مذہبی تنظیموں کے ساتھ پروگرام کئے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم چرچ میں عبادت کر سکتے ہیں تو وہ کیوں ہماری مساجد میں عبادت نہیں کر سکتے۔ اور اسی طرح بعض مختلف پروگرام کئے جاتے ہیں تو مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک ساتھ مل کر عبادت کر سکیں گے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مردا گلی صفوں میں کھڑے ہوتے اور عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کرتی تھیں۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ عورتوں کا مقام مردوں سے کم ہے بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ عبادت میں ساری توجہ اپنے خالق کی طرف ہونی چاہئے اور اگر عورتیں سامنے کھڑی ہوں تو ایک بڑی تعداد ایسی ہوگی جو نماز میں اپنی توجہ قائم نہ رکھ سکے گی اور عبادت کی بجائے ان کی توجہ سامنے کھڑی کسی لڑکی یا کسی اور طرف کھڑی عورت کی طرف ہوگی۔ اسی وجہ سے عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑے ہونے کا حکم ہے اور آج کل کے حالات میں عورتوں کی آسانی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے ایک علیحدہ جگہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ عورتیں علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں کیا اس بات کا اظہار وہ خود بھی کرتی ہیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتیں کہتی ہیں کہ ہم علیحدگی میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ آپ کسی بھی احمدی خاتون سے پوچھ لیں جو عبادت کرنا چاہتی ہیں وہ عورتوں میں عبادت کرنے میں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ہماری عورتیں مردوں سے علیحدہ نماز ادا کرتی ہیں بلکہ ان کے دیگر پروگرام بھی علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان کے تمام پروگرام اور انتظامی امور علیحدہ ہوتے ہیں۔ یوکے میں ہمارے جلسہ میں تقریباً پندرہ ہزار احمدی خواتین جمع ہوتی ہیں۔ وہاں ایک BBC کی خاتون جرنلسٹ بھی یہ دیکھنے کیلئے آئیں کہ یہ خواتین اپنا دن کیسے گزارتی ہیں۔ تو انہوں نے وہ پورا دن عورتوں میں گزارا۔ پہلے پندرہ منٹ تو انہیں تھوڑا عجیب محسوس ہوا کہ وہ صرف عورتوں میں ہیں اور وہاں کوئی مرد موجود نہیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ زیادہ آرام محسوس کرنے لگیں اور پھر انہوں نے اپنا پورا دن وہاں پر گزارا اور انہوں نے کہا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کی نگاہوں سے محفوظ ہوں۔ تو یہ صرف عادت کی بات ہوتی ہے۔

اگر آپ ایک مذہب کے پیروکار ہیں اور مذہب کو سچا سمجھتے ہیں تو اس کے احکام پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ جس طرح دنیاوی کلبوں کے قوانین ہوتے ہیں اور شامل ہونے والوں کو ان کی پیروی کرنی پڑتی ہے اسی طرح ہر جگہ کے بعض قوانین ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کے حقوق ضبط کئے جائیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہماری احمدی عورتیں مَردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ ان میں ڈاکٹرز ہیں جو پریکٹس بھی کرتی ہیں، انجینئرز بھی ہیں، وکیل بھی ہیں، ریسرچ میں بھی ہیں، بعض سائنسدان بھی ہیں۔ تو ان سب کو ان کے حقوق دیئے جاتے ہیں لیکن جہاں مذہبی تقریب کا سوال ہے وہاں مذہبی احکام کی پیروی کرنی ہوگی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مساجد کے علاوہ عورتوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں یا ان کی کس طرح مدد کی جا رہی ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم عورتوں کے حقوق کو ہمیشہ سے فروغ دیتے آئے ہیں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری عورتیں زیادہ تعلیمیافتہ ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر عورتیں تعلیمیافتہ نہ ہوں تو وہ اپنے بچوں کی تربیت کیسے کریں گی۔ اور اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو وہ کیسے اچھے شہری بنیں گے۔ وہ کس طرح قانون کی پابندی کرنے والے شہری بنیں گے؟ اور وہ ملک کے لئے کس طرح مفید وجود بنیں گے؟ عورتوں کا بڑا اہم کردار ہے۔ وہ بحیثیت ماں اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتی ہیں اور ان کو ایک اچھا شہری بنا سکتی ہیں اور انتہا پسندی سے بچا سکتی ہیں، جو کہ آج کل ایک اہم مسئلہ ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ اگر مائیں تعلیمیافتہ ہوں گی اور انتہا پسندی کے برے اثرات سے واقف ہوں گی اور جانتی ہوں گی کہ یہ نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ اسلام بھی اس کی اجازت نہیں دیتا تو اپنے بچوں کو بچا سکیں گی۔ اگر مائیں دینی علم بھی رکھتی ہوں گی اور دنیاوی علم بھی ہوگا تو وہ اپنی اولاد کو بچا سکیں گی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ جن لوگوں نے داعش میں شمولیت اختیار کی اس میں 20 فیصد عورتیں تھیں۔ تو اگر عورتیں اس حد تک انتہا پسندی میں بڑھ سکتی ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے وہ بچوں کی کیسی تربیت کریں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کی روک تھام میں مساجد کا کیا کردار ہے۔

● اس پر حضور انور نے فرمایا: مساجد کا کردار وہی ہے جو ہماری مساجد ادا کر رہی ہیں۔ آپ کبھی یہ نہیں سنیں گے کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی یا لڑکا یا لڑکی مسجد میں انتہا پسندی کی تعلیم حاصل کرتا رہا ہو۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئیں اور خطبات کو سنا کریں اور دیکھیں کہ مسجدوں میں امام کیا کرتے ہیں۔ ان کا کردار کیسا ہے۔ حکومتوں کو نظر رکھنی ہوگی۔ اگر آپ جو پریس اور میڈیا کے لوگ ہیں، سیاستدان اور پولیس کے اہلکار میرے خطبات سنیں تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح انتہا پسندی سے بچنا ہے۔ ہر ہفتہ میرا ایک خطبہ mta پر ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کو سنیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ انتہا پسندی کی روک تھام میں مساجد کا کیا کردار ہے۔

پریس کانفرنس

ان تینوں انٹرویوز کے بعد پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا شامل ہوا۔

1۔ گلوب اینڈ میل 2۔ سسکاٹون میڈیا گروپ
3۔ Ckom نیوز 4۔ گلوبل ٹی وی نیوز
5۔ CTV سسکاٹون 6۔ CBC نیوز
7۔ Star Phoeniz Saskatoon

☆ ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ سب سے پہلے میں آپ کو سسکاٹون میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے یہاں سسکاٹون آنے کا کیا مقصد ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے کہیں بھی جانے کے عموماً دو مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو کسی مسجد کا افتتاح کرنا اور دوسرا اپنے لوگوں سے ملاقات کرنا۔ جس طرح لوگ اپنے روحانی پیشوا، خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اسی طرح خلیفہ بھی اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ تو یہاں پر ہماری جماعت کی تعداد بھی خاصی ہے۔ اس لیے مَیں یہاں اپنے لوگوں سے ملنے کے لیے آیا ہوں۔

☆ ایک دوسری جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مجھے اندازہ نہیں کہ آپ نے ہمارے صوبہ سسکاچوان میں ابھی تک کتنا وقت گزارا ہے لیکن آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی جماعت کا باقی جگہوں سے کیسے فرق ہے اور کونسی ایسی چیزیں ہیں جو آپ تبدیل کرنا چاہیں گے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے باقی مسلمان جماعتوں کا تو پتا نہیں البتہ مجھے احمدیوں کا بخوبی پتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہاں پر احمدی اپنی سوسائٹی میں خوب رَچ بس گئے ہوں گے۔ وہ قانون کے پابند اور مُحبِّ وطن ہیں اور اپنی استعداد کے مطابق وہ سب کچھ کر رہے ہوں گے جو انہیں کرنا چاہئے۔ اور یہی ایک احمدی کی فطرت ہے کہ وہ جہاں بھی ہو (صرف سسکاٹون یا کینیڈا کی بات نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ) کردار کے اعتبار سے ایک ہی طرح کا نظر آئے گا۔ اس طرح دنیا کے ہر احمدی میں یکسانیت ہوگی۔ اور یہی ہماری جماعت کی خوبصورتی ہے جسے میں ہمیشہ دوسروں کے سامنے رکھتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ گلوبل نیوز سسکاٹون یعنی میڈیا کے لئے آپ کا کوئی پیغام ہو جو ہم سسکاچوان کے لوگوں تک پہنچائیں؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی آپ لوگ خبریں دیتے ہیں تو انصاف سے کام لیا کریں۔ تصویر کا ایک رخ ہی نہ دکھایا کریں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی پریس کانفرنسز میں یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ جو انتہا پسند ہیں یا ایسی تنظیمیں ہیں ان کی تعداد تو معمولی ہے۔ مثلاً داعش کی تعداد کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ 30 ہزار ہیں اور اس قسم کی دوسری تنظیموں میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ملین سے زیادہ نہیں اور ان لوگوں کی خبر ہیڈ لائن کے طور پر پہلے صفحہ پر شائع کی جاتی ہے جبکہ جو امن پسند مسلمان ہیں، جو اسلام کی اصل اور محبت بھری پرامن تعلیم دنیا میں پھیلاتے ہیں ان کی خبر آپ کبھی شائع نہیں کرتے۔ ہر سال سینکڑوں، ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ امسال بھی 5 لاکھ سے زائد لوگ احمدیت میں شامل ہوئے لیکن آپ لوگوں کی طرف سے ایسی کوئی خبر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ اخبار کے کسی کونے میں بھی ایسی خبر شائع نہیں کرتے۔ یہ ناانصافی کی بات ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص مسلمان ہے اور اس کا ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ہے۔ اور اگر کوئی عیسائی یا کوئی اور ایسا کرے تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ وہ پاگل ہے یا اس کا ذہنی توازن درست نہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مستقبل قریب میں یہاں سسکاچوان میں آپ دو مساجد کا افتتاح کریں گے۔ یہ صوبہ آپ کی جماعت کی ترقی کیلئے کتنا اہم ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ سال پہلے تک یہاں احمدیوں کی تعداد محدود تھی لیکن اب یہ تعداد ایک سے ڈیڑھ ہزار کے درمیان ہے۔ تو ہماری جماعت یہاں بڑھ رہی ہے۔ جہاں جماعت کی تعداد بڑھتی ہے وہاں ہمیں ایک مسجد کی ضرورت بھی پڑتی ہے جہاں ہم اکٹھے ہو سکیں، جہاں ہم پانچ وقت باجماعت نماز پڑھ

کلامُ الامام

”کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔“

(ملفوظات، جلد5، صفحہ60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سکیں، جہاں ہم بیٹھ کر یہ بھی دیکھ سکیں کہ ہم کس طرح انسانیت کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مسجد کی تعمیر کے ساتھ بہت سی چیزیں وابستہ ہیں۔ ہماری مسجدوں میں ایسی مذہبی تربیتی کلاسیں ہوتی ہیں جن میں بچوں کو انتہا پسندی کی تعلیم نہیں بلکہ اسلام کی اصل تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں پر آپ کی جماعت کے لوگوں کو کس قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو آجکل اقتصادی بحران چل رہا ہے جس کی وجہ سے ہر ایک پریشان ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا ایک پُر امن ملک ہے۔ تمام کینیڈین بہت برداشت کا مادہ رکھنے والے ہیں کیونکہ وہ خود بھی ملٹی کلچرل اور مختلف ethnic گروپس سے ہیں۔ اس لیے میرا نہیں خیال کہ ہماری جماعت کو یہاں کوئی خاص چیلنجز ہوں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے یہاں پر مساجد کے بارہ میں بات کی ہے۔ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے حوالہ سے کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسجد ابھی مکمل نہیں ہوئی اور تعمیر کے مراحل میں ہے۔ اور مجھے امید ہے جب اس مسجد کا افتتاح ہوگا تو یہاں ہمارے ہمسائے اور دیگر تمام غیر مسلم ہماری جماعت کو ہمارے امن کے پیغام اور احمدیوں کے مثبت رویّوں کی وجہ سے بہتر رنگ میں جان سکیں گے۔

☆ اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ دنیا کے سیاسی حالات اور خاص طور پر جو امریکہ کے حالات ہیں ان کی روشنی میں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا امن کا پیغام مسلمانوں کے لیے ایسے وقت میں کتنا اہم ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ظاہری بات ہے کہ یہ پیغام ہی آج کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ گو کہ انتہا پسند لوگوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مسلمان ممالک سے نکل کر مغرب میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے کبھی بلجیم اور کبھی پیرس میں درندگی کا اظہار ہوتا ہے اور بعد میں یہ تنظیمیں دعویٰ کرتی ہیں کہ یہ ہمارے جاں نثاروں نے کام کیا ہے۔ اس لیے اس دور میں اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ دنیا کو محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جائے اور ہمیں یہ پیغام عام کرنا چاہئے اور جماعت احمدیہ یہی کام کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ کام اور بھی جماعتوں کو کرنا چاہئے تھا مگر وہ اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہے۔ تاہم ہمیں اس ذمہ داری کا احساس ہے اس لئے ہم یہ پیغام پھیلاتے ہیں اور اسے عام کرتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کے لیے یہ سوال شاید عام سا ہو۔ آپ نے بتایا ہے کہ اتنی تعداد میں لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ کی جماعت میں لوگوں کے لیے ایسی کیا کشش ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام کی اصل تعلیم پیار، امن، اور محبت ہے تو وہ اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئیاں کی ہوئی تھیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان علماء کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیمات سے ہٹ جائے گی اور وہ لوگوں کی غلط راہنمائی کریں گے اور قرآن کی تعلیم کی تحریف کریں گے تو اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جو اسلام کی اصل تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس مصلح اور ریفارمر کے آنے کے زمانہ میں بعض نشانات کے پورا ہونے کی نشاندہی بھی بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور قرآن کریم میں بھی ان نشانات کا ذکر ہے۔ بعض آسمانی نشانات ہیں اور بعض دیگر نشانات ہیں جو پورے ہوں گے۔ سو مسلمان یا بعض دوسرے بھی جب یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سارے نشانات پورے ہو چکے ہیں تو وہ پھر توجہ کرتے ہیں اور احمدیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مغربی دنیا میں بہت سے لوگوں کی مسلمانوں کے بارہ میں رائے اتنی مثبت نہیں ہے۔ اس کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو اس پر پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے صرف مغربی دنیا تک نہیں بلکہ ساری دنیا تک اسلام کا اصل پیغام پہنچانا ہے۔ پس جب لوگ اسلام کے اصل پیغام کو سمجھتے ہیں تو اسے ضرور سراہتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر مثلاً آسٹریلیا میں، سنگاپور میں، افریقہ میں، یورپ میں، نارتھ امریکہ میں، اور امریکہ میں مجھے بہت سے لوگ ملے ہیں جنہوں نے مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کو سننے کے بعد اب ہم اسلام کے اصل پیغام کو سمجھے ہیں۔ لہٰذا یہ کام تو پہلے ہی کر رہے ہیں لیکن بہت ہی خوب ہوتا اگر باقی مسلمان اور سچے مسلمان علماء بھی اس ذمہ داری کو نبھاتے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ امریکہ میں آج سے ایک ہفتہ بعد الیکشن ہونے والا ہے۔ اس الیکشن میں متوقع امیدوار کے حوالہ سے آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

● اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ میں کوئی سیاستدان نہیں ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ جس امیدوار کی آپ بات کر رہے ہیں وہ اگر جیتتا ہے تو وہ جو بھی کہہ رہا ہے اس پر عمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ کوئی آزاد امیدوار تو نہیں ہے بلکہ ایک پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہے اور پارٹیوں کا ہمیشہ ایک منشور ہوتا ہے۔ اسلئے اگر وہ منتخب ہو جاتا ہے تو وہ اپنی باتوں کو عملی جامہ نہیں پہنائے گا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو امریکہ میں ملینز کی تعداد میں مسلمان رہتے ہیں جو اسکے خلاف آواز اُٹھائیں گے۔ چونکہ ان سارے مسلمانوں کا کوئی حقیقی رہنما نہیں ہے اسلئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو۔ بلکہ یہ بات بھی ممکنات میں سے ہے کہ امریکہ سے باہر کے مذہبی علماء ان مسلمانوں کے جذبات ابھاریں۔ اسلئے اگر ایسا کچھ ہوا تو بہت افراتفری اور تباہی کا عالم ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ انسان کو ملک کے قانون کا احترام کرنے والا اور اس کے مطابق چلنے والا ہونا چاہئے۔ بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ اگر سارے مسلمان اس پر عمل کریں تو کہیں بھی کبھی بھی کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اور لیڈرز کو بھی چاہئے کہ وہ تمام مسلمانوں کو ایک ہی نظر سے نہ دیکھا کریں۔ ہاں اگر کوئی مجرم ہو تو اس کی شناخت کریں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے مسلمان ہی انتہا پسند ہیں اس لئے انہیں ban کر دینا چاہئے اور انہیں ملک بدر کر دینا چاہئے۔ جو مسلمان وہاں پیدا ہوئے ہیں ان کے ساتھ کس بنا پر وہ ایسا سلوک کر سکتے ہیں؟

یہ پریس کانفرنس بارہ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں سسکاٹون جماعت کے 45 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairieland سنٹر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 186 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز کا تعلق سسکاٹون جماعت سے تھا۔ ان سب خاندانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عزیز صباحت احمد میاں، سید فاران نواز، مسرور راشد، عدیل احمد، ہادی ظفر کاہلوں، چوہدری کمال مصطفی، فارس احمد قریشی، عیان شریف بھٹی، تسلیم چوہدری، یاسر احمد ظفر، کرشن احمد ظفر، سجیل خان، عاصم احمد ڈار، کامران طاہر۔

عزیزہ مریم حسن، سامیہ رائے، چوہدری ماریہ، جاذبہ اشرف، نیہا ذیشان، سمیرا احمد، علیزا احمد، ارمین ایمان، درّ عدن، سدرہ لاریب رضوان، قانتہ حنیف، رضیہ عزیز خان، نورین انور، اذلیٰ عامر، کشمالہ ذیشان، صوفیہ ناصر، عطیۃ القدوس صالح، افشاں عمران ڈار، نادرہ امانی ملک، امارس احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سسکاٹون کے دورہ کے دوران متعدد ٹی وی و ریڈیو چینلز، اخبارات اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے پورے سسکاچوان صوبہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ جن ٹی وی و ریڈیو چینلز اور اخبارات میں اس حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر ذیل میں درج ہے۔

☆ CKOM NEWS کے اینکر پرسن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو انٹرویو لیا وہ اخبار میں :

Ahmadiyya Caliph Shares
Message of True Islam in Saskatoon

کے عنوان کے ساتھ نشر ہوئی۔ یہ خبر 65 ہزار سے زائد لوگوں تک پہنچی۔

☆ سسکاچوان کے سب سے بڑے اخبار Star Phoenix کے پبلشر نے کہا کہ ہم یہ خبر اپنی اخبار کے پہلے صفحہ پر شائع کریں گے اور یہ خبر ہمارے نیٹ ورک کے مختلف اخباروں میں بھی شائع ہوگی اور خاص طور پر Star Phoenix میں چھپے گی۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا اور اس کو اگلے اخبار کے پہلے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔

☆ CTV Saskatoon کینیڈا کا سب سے بڑا پرائیویٹ نیوز نیٹ ورک ہے۔ انہوں نے شام کو خبر نشر کی جس کے ذریعہ ایک لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ گلوبل ٹی وی نیوز چینل جس کا شمار کینیڈا کے پہلے مقبول ترین نیوز چینلز میں ہوتا ہے انہوں نے :

Ahmadiyya Muslim Caliph visits
Saskatoon during Canadian Tour

کے عنوان سے خبر شائع کی۔ اسکے علاوہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ویڈیو کلپ بھی نشر کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شدّت پسندی کی مذمت کی اور لوگوں کو اسلام کا حقیقی پیغام دیا۔ اس خبر کے ذریعہ بھی 75 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ سسکاٹون میڈیا گروپ جو کہ سسکاٹون کی سب سے بڑی ریڈیو براڈ کاسٹنگ کمپنی ہے اور ان کے متعدد ریڈیو چینلز ہیں۔ اس گروپ نے بھی اپنے تمام ریڈیو چینلز جن میں Bull ، CJW 600،Cool FM 98 اور 92.FM2 Cool Classic Radio شامل ہیں ان پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پریس کانفرنس کے حوالہ سے خبر نشر کی جس کے ذریعہ 40 ہزار سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

☆ کینیڈا کا سب سے بڑا اخبار گلوب اینڈ میل جس کی ہفتہ وار قارئین کی تعداد 70 لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے انہوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے حضور انور کی تصویر کے ساتھ

Ahmadiyya Muslims
find freedom in Canada

کے عنوان کے ساتھ اگلے روز خبر شائع کی۔

☆ اس طرح مجموعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صوبہ سسکاچوان کے بابرکت دورہ کے نتیجہ میں مختلف ذرائع سے پورے صوبہ میں 17 لاکھ سے زائد کینیڈین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ جماعت احمدیہ بھدرک میں مورخہ 30 نومبر 2016 کو شایان شان طریق پر جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جامع مسجد کو خوبصورت روشنیوں سے سجایا گیا۔ نماز تہجد سے اس مبارک دن کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ بعدہ خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ صبح دس بجے تیس افراد پر مشتمل ایک وفد نے سرکاری ہسپتال بھدرک جا کر تقریباً 400 مریضوں میں پھل تقسیم کیے۔ نیز مریضوں کی شفایابی کے لیے اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ ہسپتال میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کے متعلق ایک بینر بھی آویزاں کیا گیا۔ قریب کے ایک نابینا بچوں کے اسکول میں بھی پھل تقسیم کیے گئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ بھدرک نے بھی 25 یتیم بچوں میں سویٹر، کاپی پین اور کھانے کی اشیاء تقسیم کیں۔ شام چھ بجے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر سات تقریریں ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ علاقہ کے نیوز چینلز اور اخبارات نے اس پروگرام کی خبریں نشر کیں۔ (اسمٰعیل احمد خان، مبلغ انچارج بھدرک اُڈیشہ)

★ جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیخ سلمان صاحب نے کی۔ نعت کے بعد مکرم نثار محمد صاحب، مکرم شیخ عبدالعظیم صاحب، مکرم جلّو خان صاحب، مکرم کمال الدین خان صاحب، مکرم لیاقت علی صاحب، مکرم ناصر الدین صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ علاء الدین۔ مبلغ انچارج کرڈاپلّی)

★ جماعت احمدیہ گاندھی دھام میں مورخہ 22 جنوری 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی شیخ اعجاز صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم فیروز علی صاحب نے نعت پیش کی۔ بعدہ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب، مکرم فیروز علی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نوید الفتح شاہد۔ مبلغ انچارج گجرات)

★ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 15 جنوری 2017 کو بعد نماز عصر مکرم محمد حشمت اللہ احمدی صاحب نائب امیر بنگلور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ظفر احمدی صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم حافظ رفیق الزمان صاحب مبلغ بنگلور نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم فاتح شریف صاحب سیکرٹری تعلیم نے ''تعلیم کی اہمیت آنحضور ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں''، مکرم سید شارق مجید صاحب زعیم انصار اللہ و سیکرٹری وقف نو نے بعنوان ''آنحضور ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک''، خاکسار نے بعنوان ''آنحضور ﷺ کے اخلاق فاضلہ'' اور مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے ''آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزم ارسلان احمد وقف نو نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ذریعہ آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ کا ذکر کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

★ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام، ترال کشمیر میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو بعد نماز مغرب مکرم غلام نبی راتھر صاحب صدر جماعت ہاری پاری گام کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نعت مکرم سہیل مظفر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شہزاد سیٹھی صاحب، مکرم نثار احمد راتھر صاحب اور مکرم ظہور احمد خان صاحب نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ادریس احمد راتھر، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام، کشمیر)

ڈاکٹر ایچ۔ آر گجوانی کالج میں ''اسلام میں عورت کا مقام'' عنوان پر لیکچر

15 دسمبر 2016 کو ڈاکٹر ایچ۔ آر گجوانی کالج آف ایجوکیشن آدی پور، گاندھی دھام، گجرات میں ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ کالج کی طرف سے خاکسار کو اس موضوع پر لیکچر دینے کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکچر ہال میں تعلیم یافتہ مرد و خواتین کے علاوہ پرنسپل اور بہت سارے اساتذہ موجود تھے۔ سب سے پہلے پرنسپل صاحبہ نے خاکسار اور احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا جس کے بعد خاکسار نے سوا گھنٹہ ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ بعدہٗ سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا جو تیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر تمام حاضرین میں لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ (نوید الفتح شاہد۔ مبلغ انچارج کچھ گجرات)

بولپور بنگال میں ''پوس میلا'' کے موقع پر بک اسٹال کا انعقاد

مورخہ 23 تا 25 دسمبر 2016 کو وشو بھارتی شانتی نکیتن بولپور ضلع بیر بھوم بنگال میں ''پوس میلا'' کے موقع پر احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے بھی ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ ملک بھر سے اور بیرونی ممالک سے بھی زائرین اس ایگزبیشن کو دیکھنے آتے ہیں۔ جماعتی بک اسٹال امسال خاص توجہ کا مرکز رہا، جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کاوشوں اور بیرونی ممالک کے حکمرانوں سے ملاقات پر مشتمل تصاویر آویزاں تھیں۔ 3000 کے قریب زائرین نے اسٹال کا وزٹ کیا۔ تمام زائرین کو جماعتی لٹریچر اور لیف لٹس تقسیم کیے گئے۔

(محمد سجاد احمد، نائب مبلغ انچارج بیر بھوم، ویسٹ بنگال)

جماعت احمدیہ ایراپورم میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ایراپورم ضلع ایرناکلم میں مورخہ 4 دسمبر 2016 کو احمدیہ مسجد میں ایک روزہ تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے لیے مسجد کے صحن میں ایک پنڈال لگایا گیا۔ مستورات کے لیے مسجد کے اندر ویڈیوگرافی کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دیکھنے کا انتظام تھا۔ اس جلسہ میں مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے جنوبی ہند نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب نے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دوسرا سیشن سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سیرت آنحضور ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ''جوانی ایک نعمت عظمیٰ'' کے موضوعات پر علی الترتیب خاکسار، مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب اور مکرم محمد صفوان صاحب نے تقریر کی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد تیسرا سیشن ناظم انصار اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں احمدی شہدا کے ایمان افروز واقعات اور ''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ'' کے موضوع پر مکرم زین العابدین صاحب اور مکرم ہاشم اشرف صاحب نے تقریر کی۔ اختتامی تقریب میں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کو انعام دیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں ارناکلم کی چھ جماعتوں سے 425 افراد نے شرکت کی۔ (سلطان نصیر، مبلغ انچارج ایرناکلم، کیرالہ)

جماعت احمدیہ کاٹراپلی ورنگل میں میڈیکل کیمپ اور کمبل کی تقسیم

جماعت احمدیہ کاٹراپلی میں مورخہ 17 دسمبر 2016 کو ہیومینٹی فرسٹ کے تحت ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں حیدرآباد سے مکرم تنویر احمد صاحب اور ان کی ٹیم نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں جماعتوں سے آئے ہوئے صدر صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہ علاقہ کے حکومتی عہدے داران نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا جس کے بعد باقاعدہ میڈیکل کیمپ کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے غربا میں 250 کمبل تقسیم کیے گئے۔ اس میڈیکل کیمپ سے 6 جماعتوں کے کل 500 افراد نے استفادہ کیا۔ علاقہ کے 9 اخباروں اور 2 نیوز چینلز نے اس پروگرام کو کوریج دی۔

(فہیم الدین، مبلغ انچارج ورنگل تلنگانہ)

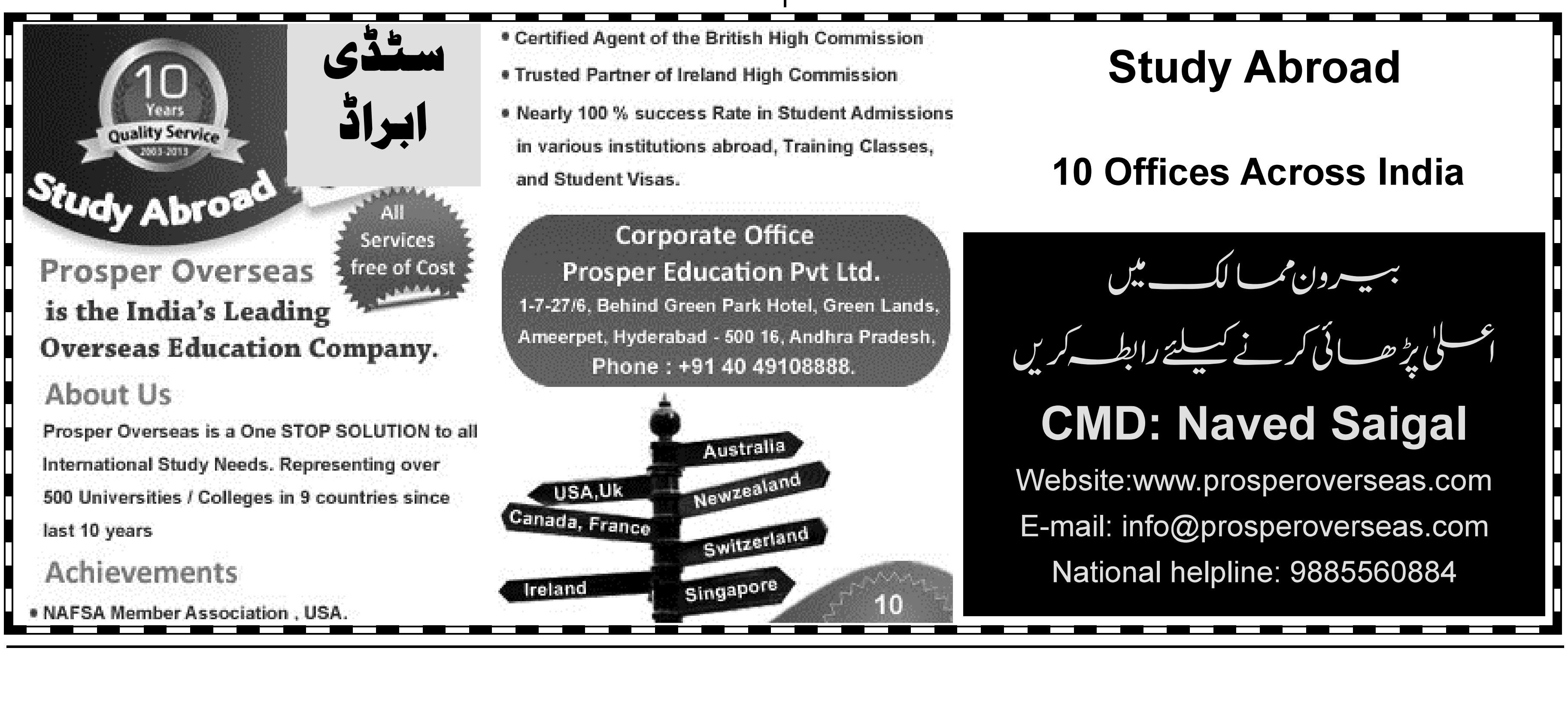

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8132: میں شکیلہ بیگم زوجہ مکرم محمد شبیر مبشر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن 24 کواٹر، سول لائن، حلقہ دارالانوار، قادیان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 2 کان کی بالیاں، 1 ناک کا پھول (22 کیرٹ)، حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 40000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید رشید احمد شمیم   الامۃ: شکیلہ بیگم   گواہ: عبدالمناف

مسل نمبر 8133: میں ساجدہ بیگم زوجہ مکرم محمد وسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 31 سال تاریخ بیعت 12 نومبر 2012، ساکن 401 ڈریمس ایلیجنس، پونے، مستقل پتا H.NO-6-113، اچم پیٹ، محبوب نگر، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍اکتوبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک ہار ڈھائی تولہ، بالیاں ایک جوڑی آدھا تولہ، ایک ہار ڈھائی تولہ، ایک چین ایک تولہ، بالیاں ایک جوڑی آدھا تولہ، انگوٹھیاں چار عدد آدھا تولہ، ایک چین ایک تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشفاق احمد طاہر   الامۃ: ساجدہ بیگم   گواہ: طارق بشیر

مسل نمبر 8134: میں محمد وسیم احمد ولد مکرم محمد فضل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن 401 ڈریمس ایلیجنس، پونے، مستقل پتا H.NO-6-113، اچم پیٹ، محبوب نگر، تلنگانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍اکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 50000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشفاق احمد طاہر   العبد: محمد وسیم احمد   گواہ: طارق بشیر

مسل نمبر 8135: میں امۃ الخدیجہ بیگم زوجہ مکرم سلامت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 47 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد، کیرنگ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 6 بھری 24 کیرٹ، زیور نقرئی 30 بھری۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ادریس خان   الامۃ: امۃ الخدیجہ بیگم   گواہ: شیخ علیم الدین

مسل نمبر 8136: میں فراۃٌ بی بی زوجہ مکرم عاشق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 55 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالاسلام، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 7 چینا 22 کیرٹ، حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق   الامۃ: فراۃٌ بی بی   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8137: میں حلیم خان ولد مکرم شریف خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 39 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد   العبد: حلیم خان   گواہ: محمد ندیم انور انسپکٹر انصار اللہ

مسل نمبر 8138: میں مبشرہ بیگم زوجہ مکرم وسیم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، عمر 48 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 5 تولہ 22 کیرٹ، حق مہر کے عوض 4 گنٹھ زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد   الامۃ: مبشرہ بیگم   گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 8139: میں تسلیم احمد ولد مکرم منظور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، عمر 26 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد   العبد: تسلیم احمد   گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 8140: میں امۃ العلیم بنت مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 39 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 5 بھری 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد   الامۃ: امۃ العلیم   گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 8141: میں رقیہ بیگم، زوجہ مکرم لیاقت محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 30 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالانوار، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، 5 تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 380 گرام حق مہر 35525 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد   الامۃ: رقیہ بیگم   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 8142: میں امۃ الھادی، زوجہ مکرم نصیر الدین خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 49 سال، پیدائشی احمدی، ساکن دارالاسلام، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10؍1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال   الامۃ: امۃ الھادی   گواہ: فضل الحق خان مبلغ سلسلہ

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/جنوری 2017 کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم رانا فضل محمد صاحب (لندن، یوکے)

22/جنوری 2017ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مستری دین محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ فرقان فورس میں خدمت کے علاوہ حفاظت خاص میں اعزازی خدمت کی توفیق پائی۔ مرکزی جلسہ سالانہ ربوہ پر ناظم گوشت کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے سب بچے بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم عمران احمد چغتائی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ یوکے کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری عمر دین خان صاحب درویش قادیان (حال کیلیفورنیا، امریکہ)

5/دسمبر 2016ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ بیعت کے بعد حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کو قادیان میں ہی رہنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ برٹش آرمی میں اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر مستقل طور پر قادیان آگئے۔ 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے موقعہ پر آپ نے قادیان دارالامان کی حفاظت کے لئے اپنا نام پیش کیا اور یوں آپ کو درویشی کی سعادت حاصل ہوئی۔ جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی لگائی گئی آپ نے صدق دل سے اسے ادا کیا۔ 1984ء میں آپ امریکہ آگئے اور پھر وفات تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ آپ بڑے شجاع، صابر وشاکر، غریبوں اور مسکینوں کے خیر خواہ، نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار اور ایک متوکل علی اللہ انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں اور جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور اپنا چندہ بروقت ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے دو نواسے عزیزم جلیس احمد ڈار اور عزیزم مزمل جلال صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے ایک داماد مکرم برادر عبدالرقیب ولی صاحب امریکہ میں Mersed (کیلیفورنیا) جماعت کے صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری انور احمد گھمن صاحب (آف لاہور)

22/اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں ''روکوپر'' کے مقام پر قائم ہونے والے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل کے طور پر 10 سال تک بڑی جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی۔ سکول کیلئے زمین کی خرید اور عمارت کی تعمیر کا ابتدائی کام بھی آپ کے دور میں شروع ہوا۔ ''روکوپر'' کی مقامی احمدیہ مسجد کی تعمیر میں بھی آپ کو مالی معاونت کی بھی توفیق ملی۔

(3) مکرم مبشر احمد پال صاحب (آف سیالکوٹ)

27/مارچ 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مئی 1973ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر سیرالیون گئے۔ پہلے ''روکوپر'' میں بطور واقف زندگی ٹیچر تعینات ہوئے۔ پھر کبالہ میں پرنسپل مقرر ہوئے اور سکول کو A-Level تک ترقی دی۔ کبالہ میں آپ نے ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی قائم کیا۔ سیرالیون جانے سے پہلے سیالکوٹ میں ناظم اطفال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی تربیت کے لئے کتابچے بھی لکھے۔ آپ کے دور میں سیالکوٹ مجلس نے تین بار علم انعامی حاصل کیا۔ آپ کی شادی 1987ء میں سیرالیون سے واپسی پر مکرم شیخ محمد رمضان صاحب (امیر جماعت ڈیرہ غازی خان) کی بیٹی سے ہوئی جو حضرت شیخ اللہ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی ہیں۔ آپ بہت ہمدرد، شفیق اور ملنسار انسان تھے۔ بیماری کے آخری سال انتہائی تکلیف میں گزارے مگر صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

(4) مکرمہ طاہرہ نسیم صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد خالق صاحب چک 18 بہوڑو، ضلع شیخوپورہ)

12/جنوری 2017ء کو ایک حادثے کے نتیجہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ربوہ سے شاہ کوٹ کے نادرہ آفس میں گئی تھیں۔ وہاں سے اپنے گاؤں کے لئے جب روانہ ہوئیں تو راستہ میں کسی نے انہیں کوئی نشہ آور چیز کھلائی جس سے یہ بیہوش ہوگئیں اور نامعلوم افراد نے ان کے پاس موجود رقم، زیورات اور موبائل فون وغیرہ لوٹ کر انہیں نہر میں پھینک دیا اور خود فرار ہوگئے جس سے ان کی وفات ہوگئی۔ راہ گیروں نے دیکھ کر نعش کو باہر نکالا اور پولیس کو اطلاع دی۔ پسماندگان میں بوڑھے والد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کے علاوہ خاوند اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے جرمنی اور دو بیٹے بیلجیم میں ہوتے ہیں۔

(5) مکرمہ نسیمہ مجید صاحبہ

(اہلیہ مکرم سید مجید اختر صاحب، آسٹریلیا)

18/جنوری 2017ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ غریب پرور، قناعت پسند، صابرہ وشاکرہ بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی سے شامل ہوتی تھیں۔ اسلام آباد میں شعبہ نمائش کی سیکرٹری رہیں۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتیں اور خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ ان کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے رتبہ سے بھی نوازا۔ آپ کے بھائی مکرم سید قمر الحق صاحب کو سکھر میں شہید کیا گیا اور دوسرے بھائی مکرم نجم الحق صاحب (سابق امیر ضلع سکھر) پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا جو اس وقت تو بچ گئے مگر بعد میں اسی حملے کے اثرات سے وفات پاگئے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ) کی نسبتی بہن تھیں۔

(6) مکرمہ لبنیٰ رضیہ اعجاز صاحبہ

(اہلیہ مکرم ڈاکٹر مجدد اعجاز صاحب، امریکہ)

8/جنوری 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت نذیر حسین صاحب کی بیٹی تھیں جو کہ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ (مرہم عیسیٰ) کے بیٹے اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ کو صدر لجنہ امریکہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ Virginia Tech یونیورسٹی سے فزکس اور ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ واشنگٹن ڈی سی میں آپ کو 1975ء میں Woman of the year in Education کا اعزاز دیا گیا۔ 1999ء سے 2005ء تک مرحومہ کو UNO کی طرف سے پاکستان میں بطور Chief Technology Advisor کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے ورجینیا یونیورسٹی میں فزکس کے شعبہ میں اپنے نام سے سکالرشپ بھی جاری کروایا۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجیب اسماعیل اعجاز صاحب Silicon Velley جماعت میں نائب صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھا جائے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

لیڈیز ٹیچر کی ضرورت ہے!

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے تحت تعلیمی ادارہ جات قادیان میں خدمت کی خواہش مند خواتین کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ: (1) امیدوار کی عمر 18 سال سے زائد اور 37 سال سے کم ہونا ضروری ہے۔ تعلیم کم از کم 10+2 ہو اور مجموعی طور پر کم از کم 50 فیصد نمبر حاصل کیے ہوں۔ اگر 10+2 میں 50 فیصد سے کم نمبر ہوں تو اس سے زائد تعلیم گریجوئیشن یا پوسٹ گریجوئیشن میں 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ (2) 10+2 یا اس سے زائد اعلیٰ تعلیم کے تمام سمسٹر اور ہر سال کے مارک شیٹ و ڈگری نیز اس کے بعد ٹیچر ٹریننگ و دیگر سندات کے سرٹیفکیٹ کی اٹسٹڈ کاپیز درخواست کوائف فارم کے ساتھ نظارت دیوان کو بھجوائیں۔ (3) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والی امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت میں لیے جانے پر غور ہوگا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لیے جانیوالے امتحان وانٹرویو میں پاس ہوں گی (4) امیدوار کی انگریزی کا معیار بلند ہونا ضروری ہے۔ (5) ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا۔ (6) تحریری امتحان وانٹرویو میں کامیاب ہونے کے بعد امیدوار کو نور ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت کرنے کی اہل ہوں گی جو نور ہسپتال قادیان کی طبی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گی۔ (7) اگر کسی امیدوار کی کسی ٹیچر کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (8) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔ (9) مجوزہ درخواست کوائف فارم برائے آسامی ٹیچر نظارت دیوان سے ملیں گے۔ درخواست فارم مکمل پُر ہو کر آنے کے بعد حسب طریق وقواعد کارروائی ہوگی۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

رابطے کے لئے: موبائل: 09815433760 ، دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

''خدا کی قسم''

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

قریب ہے اور اس جگہ ایسی صفائی کی گئی، وقار عمل کیا گیا کہ شہر کا ہر شخص حیران تھا اور پھر یہ بھی حیران تھے کہ ہم نے کام وقار عمل سے کیا ہے اور بغیر کسی معاوضے کے کیا ہے۔

وکالت تصنیف

وکالت تصنیف کی رپورٹ ہے کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ترجمہ اور تفسیر پر مبنی ہے اور ملک غلام فرید صاحب کا ایڈٹ کردہ ہے کافی عرصے سے دستیاب نہیں تھا۔ اس کی از سر نو ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کی اغلاط کی درستی کے بعد چھپ کر یہ تیار ہو گیا ہے اور بک سٹال پر دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب انگریزی میں طبع ہوئی ہیں جو بک سٹال پر موجود ہیں۔ کشتی نوح (Ark of Noah) اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے بارے میں بتایا ہے۔ بہر حال اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ کشف الغطاء، The truth unveiled کے نام سے انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ راز حقیقت، The Hidden Truth کے نام سے انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ The Advent of the Promised Messiah کے نام سے انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ محمود کی آمین انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا صومالین ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی کتب ہیں جو شائع کی گئی ہیں اور بک سٹالز پر دستیاب ہیں۔

قرآن شریف کی بھی اشاعت کی خدمت کی توفیق جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ امیر صاحب ماریشس لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی عربی پروفیسر ماریشس میں بک فیئر پر آئے اور بتانے لگے کہ جس ہوٹل میں وہ ٹھہرے ہیں وہاں کمرے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآن کریم دیکھنے کو ملا۔ کہنے لگے کہ میں قرآن کریم دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا کہ کتنے مسلمان ملک اور کتنے ہی مسلمان فرقے دنیا میں ہیں لیکن قرآن کریم کی خدمت کی اگر کسی کو توفیق مل رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ پر تبصرے اور بیعتیں

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تبصرے اور اس کے ذریعہ سے بیعتیں۔ کینیڈا سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے لئے ہم گزشتہ سال گوئٹے مالا گئے تھے۔ پچھلے سال یہ جامعہ کینیڈا سے فارغ ہوئے ہیں۔ وہاں ایک نو احمدی جارج ولز نے بتایا کہ میں عیسائیت کے غلط عقائد کی وجہ سے متنفر ہو چکا تھا۔ میرے اندر ہر قسم کی برائی پائی جاتی تھی۔ شراب نوشی کی کثرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ ان حالات میں عیسائیت نے مجھے دہریہ بننے پر مجبور کر دیا۔ اسی دوران ایک مسلمان عورت سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ جب بھی مجھے اسلام کی دعوت دیتی تو میں اس کو دھتکار دیتا۔ ایک دن میں جماعت احمدیہ کی مسجد گیا تو وہاں ایک احمدی دوست داریو (Dario) صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھنے کے لئے دی۔ اس کتاب کو پڑھ کر میرا وجود لرز گیا۔ اس کتاب نے مجھے اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور اس کتاب کا مجھ پر احسان ہے کہ میں اس کتاب کو پڑھ کر احمدی مسلمان ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔

مصر کے ایک صاحب ہیں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ویب سائٹ پر جماعت میں شمولیت کی خواہش کا پیغام بھیجا تو چند روز کے بعد جماعت احمدیہ مصر کے ایک دوست نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر جب ہماری ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی۔ یہ کتاب غیر معمولی تصنیف ہے۔ ایسے روحانی خیالات کو پڑھ کر روح وجد میں آ گئی اور یقین ہو گیا کہ اس کتاب کا مؤلف خدا کا فرستادہ ہے۔ چنانچہ میں نے اس احمدی دوست کو فون کر کے بیعت کا اظہار کیا۔

پھر فرنچ گیانا کے ایک سیرین مہاجر ہیں بہاء الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے شام کے مخدوش حالات کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا اور طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد اپنی اہلیہ اور بیٹے کے ہمراہ فرنچ گیانا پہنچا۔ یہاں پہنچ کر میری ملاقات یہاں کے مبلغین سے ہوئی۔ میں نے اپنی مشکلات کے حوالے سے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے مجھے مشن ہاؤس میں ہی ایک کمرہ دے دیا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے کبھی جماعت احمدیہ کا نام نہیں سنا تھا۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں رہنا شروع کیا تو جماعت احمدیہ کے حوالے سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ میں نے عربی زبان میں ترجمہ شدہ کتب کشتی نوح، ضرورۃ الامام، الخلافۃ والنبوۃ، براہین احمدیہ، مکتوبات احمد اور حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کیا۔ شروع میں ان تحریرات نے مجھے اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ورطہ حیرت میں ڈال دیا پھر جلد ہی میں نے دیکھا کہ ان کتب کے مضامین بھی بہت گہرے ہیں۔ میں ویسے تو مسلمان ہوں لیکن میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ جو علوم میں نے ان کتب سے سیکھے ہیں وہ کہیں اور نہیں دیکھے۔ یہ کتب پڑھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی سچائی میں کوئی بھی شک نہیں ہے اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے ہیں۔ موصوف کا تعلق بڑے پڑھے لکھے خاندان سے ہے اور اب یہ اپنے خاندان کو بھی احمدیت کے بارے میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت (طباعت) کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 126 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 891 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ چھپن لاکھ بیس ہزار اڑسٹھ کی تعداد میں طبع ہوئے اور اس طرح گزشتہ سال کی نسبت تینتیس لاکھ سے زیادہ تعداد میں لٹریچر طبع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب لاکھوں بلکہ کروڑوں میں لٹریچر کی اشاعت ہوتی ہے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

وکالت اشاعت (ترسیل) ایک علیحدہ شعبہ ہے۔ جو کتب شائع ہوتی ہیں ان کو مختلف جماعتوں میں، ممالک میں بھجواتا ہے۔ ان کی رپورٹ یہ ہے کہ مختلف 47 زبانوں میں تین لاکھ بارہ ہزار کی تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی کل مالیت تقریباً چار لاکھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ سے اوپر ہے۔ قادیان سے بیرونی ممالک کو کتب کی ترسیل وکالت تعمیل و تنفیذ کے زیر انتظام ہوئی اور دوران سال قادیان سے جماعت احمدیہ مڈگاسکر کی تین ریجنل لائبریریز اور جماعت مایوٹے آئی لینڈ کی ایک لائبریری کے لئے کتب بھجوائی گئیں جن کی مالیت چار لاکھ پانچ ہزار روپے تھی۔

فری لٹریچر کی تقسیم

جماعت کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم۔ مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل تین ہزار ایک سو سترہ کتب، فولڈرز اور پمفلٹس ایک کروڑ چونتیس لاکھ بارہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ اس طرح کل دو کروڑ چالیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہوا۔ 380 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کے مختلف ممالک میں قیام ہو چکے ہیں جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ (لندن)

دوران سال ہندوستان کے مختلف اضلاع میں لائبریریوں کے قیام کے حوالے سے جو کارروائی کی گئی اس کے مطابق مجموعی طور پر 103 ضلعی لائبریریاں ہندوستان میں قائم کی گئیں اور اسی طرح بیرون ممالک کو بھی لٹریچر بھجوایا گیا۔ وہاں شعبہ پریس اور میڈیا کو بھی فعال کیا گیا ہے۔ اخبارات میں شائع ہونے والی مخالفانہ خبروں کی فوری تردید کرنے اور جماعتی مؤقف کی صحیح رنگ میں اشاعت کے لئے بھی خصوصی کوشش کی گئی۔ شعبہ نور الاسلام کے کاموں میں بہتری پیدا کی گئی اور مختلف ذریعوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تبلیغ بھی کی جا رہی ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی دیئے جا رہے ہیں۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس۔ رقیم پریس اسلام آباد سے قریبی شہر فارن ہائم میں ایک نئی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ اس سال پریس کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد چھ لاکھ چوہتّر ہزار سے اوپر ہے۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیفلیٹس اور مختلف جماعتی لٹریچر وغیرہ یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ یہاں نئی مشینوں کا بھی اضافہ ہوا ہے۔

بینن میں پرنٹنگ پریس کا قیام ہوا ہے اور اب افریقہ کے آٹھ ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں لٹریچر کی اشاعت میں ہمارے پریسوں کے ذریعہ چھپنے والی کتب و رسائل کی تعداد دس لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ سیرالیون کے پرنٹنگ پریس سے جماعتی لٹریچر کے علاوہ حکومتی اور نجی کمپنیوں کے لئے بھی طباعت کا کام ہوتا ہے۔ باہر سے کمپنیاں کام کرواتی ہیں۔ نائیجیریا کے پریس نے بھی نئی کلر پرنٹنگ مشینیں خریدی ہیں۔ نائیجیریا کے پریس سے (یوروبا) اور سادہ قرآن کریم چار ہزار کی تعداد میں طبع کیا گیا۔

نمائشیں اور بک سٹالز اور بک فیئرز

اس سال دنیا بھر میں 580 بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اسکے علاوہ 1566 نمائشیں اور 13453 بک سٹالز کا انعقاد ہوا۔ ان پروگراموں کے ذریعہ چالیس لاکھ انیس ہزار سے زائد افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ نمائشوں کے حوالے سے ایک دو واقعات سنا دیتا ہوں۔ امیر صاحب ماریشس کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی نمائش میں ایک خاتون تشریف لائیں اور سوال کرنے لگیں کہ مسلمان دوسروں کو قتل کیوں کرتے ہیں۔ ان کو ان کے سوال کا جواب دیا گیا اور پھر موصوفہ نے ساری نمائش دیکھی۔ نمائش سے واپس جاتے وقت کہنے لگیں کہ میں اس سوچ کے ساتھ آپ کی نمائش میں داخل ہوئی تھی کہ سب مسلمان دہشتگرد ہیں۔ لیکن اب یہ سوچ اور رائے لے کر واپس جا رہی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک امن کے پیامبر ہیں۔

کانگو برازاویل سے مبلغ لکھتے ہیں کہ کانگو برازاویل میں نمائش کے دوران ایک جرنلسٹ سے رابطہ ہوا جس کا تعلق کانگو کے نیشنل ٹی وی سے تھا۔ اس کو جماعت کا تعارف کروایا اور پمفلٹ اور کچھ کتابیں دیں۔ اس نے کہا کہ آپ کا پیغام بڑا واضح اور امن پسند ہے۔ میں آپ کا رابطہ ٹی وی کے جنرل ڈائریکٹر سے کرواتا ہوں۔ چنانچہ اگلے دن ہی اس صحافی کا فون آیا کہ ڈائریکٹر سے آ کر مل لو۔ ہم نے ان سے ملاقات کے دوران کتاب جو میرے مختلف لیکچر ہیں ''ورلڈ کرائسس اینڈ پاتھوے ٹو پیس'' ان کا ذکر کیا اور کتاب دی۔ موصوف نے جماعت کا پیغام سن کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جرنلسٹ کو کہہ دیتا ہوں کہ وقتاً فوقتاً آپ لوگوں کو بھی پروگرام میں مدعو کر لیا کریں۔ ملاقات کے تین دن بعد ہی جرنلسٹ نے ہمیں اپنے ٹی وی پروگرام میں مدعو کیا۔ اس طرح نصف گھنٹے کا یہ پروگرام بغیر کسی معاوضے کے ہوا جس سے ملک بھر میں جماعت کا تعارف ہوا۔

بک سٹالز، بک فیئرز کے حوالے سے بعض واقعات ہیں۔ کولون شہر میں تبلیغی سٹال پر ایک جرمن سیاح آیا اور سٹال سے کچھ لٹریچر لے کر چلا گیا اگلے ہفتے وہ شخص دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں نے مجھے جو لٹریچر دیا تھا وہ میں نے سارا پڑھ لیا تھا۔ میں یہاں سیر کے لئے آیا تھا اور واپس جانا تھا مگر میں نے اپنا قیام لمبا کر لیا تا کہ آپ سے دوبارہ ملاقات ہو سکے۔ کہنے لگا کہ آپ کی کتابوں میں جو کچھ پڑھا ہے اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل بھی کرتے ہیں تو پھر دنیا میں کوئی قوم آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بلجیم سے مربی سلسلہ لکھتے ہیں وہاں ایک دوست کمال کدورے صاحب جن کا اصل تعلق مراکش سے ہے ایک روز ایک مارکیٹ سے گزر رہے تھے کہ انہیں جماعتی بک سٹال نظر آیا۔ انہیں جماعت کے پمفلٹ دیئے گئے جس پر ایم ٹی اے العربیۃ کی فریکوئینسی بھی درج تھی۔ چنانچہ موصوف نے واپس جا کر ایم ٹی اے العربیۃ دیکھنا شروع کر دیا اور اس دوران دعا بھی کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں کی وجہ سے میرے علم میں اتنا اضافہ ہو گیا کہ میں اپنے حلقہ احباب میں بھی ان مسائل کے حوالے سے بات چیت کرنے لگا۔ اسی طرح ایک دن وفات مسیح کے حوالے سے بات ہوئی تو ان کے ایک دوست نے کہا کہ ان کا بھائی احمدی ہے اور اس کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ موصوف نے اپنے دوست کے بھائی سے ملاقات کی اور اس کے ذریعہ سے جماعت سے رابطہ ہو گیا۔ موصوف بیعت کے لئے پہلے ہی تیار تھے۔ چنانچہ جلد ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

آگرہ ضلع کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک آرمی افسر نے بک سٹال سے جماعتی کتب خرید کر نہ صرف مطالعہ کیا بلکہ اہلیہ کو بھی وہ کتب دیں۔ مطالعہ کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں بہت سی تنظیمیں اور فلاحی ادارے مختلف جہات سے کام کر رہی ہیں لیکن جماعت کا کام اس لئے قابل تعریف اور حیران کن ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک ایسی تنظیم ہے جو قیام امن کے لئے اعلیٰ اور وسیع پیمانے پر کام کر رہی ہے۔ اس پر میں جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

لیف لیٹس کی تقسیم

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ۔ اس سال دنیا بھر کے 101 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ گیارہ لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے دو کروڑ چھیانوے لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے حوالہ سے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں کافی کام ہوا ہے۔

سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم: یہاں پچھلے دو تین سال سے جامعہ کے سٹوڈنٹس کو بھجوایا جاتا ہے۔ وہ شاہدین مربی جو آخری کلاس سے پاس ہو کر جامعہ سے نکلتے ہیں کچھ عرصے کے لئے ان کو وہاں بھجواتا ہوں تا کہ لیف لیٹس تقسیم کریں۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ان مبلغین کے آنے سے پہلے ہم نے سپین کے پچاس صوبوں کے سول گورنرز کو خط لکھا کہ اس طرح یوکے اور جرمنی سے ہمارے مبلغین لیف لیٹس تقسیم کے لئے آ رہے ہیں اور آپ کے صوبے میں بھی آئیں گے۔ ہر جگہ سے ہمیں خطوط اور فون کے ذریعہ خوش آمدید کہا گیا۔ ان مربیان کو مختلف گروپس کی شکل میں سپین کے مختلف علاقوں میں بھیجا گیا اور پھر ''جنگ عظیم سے بچاؤ اور انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے کوشش'' کے عنوان سے لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ مختلف صوبہ جات کے 247 مقامات پر چھ لاکھ گیارہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں تقسیم ہوا۔

سپین کا ایک شہر سیوٹا (Ceuta) جزیرہ کی شکل میں مراکش کی سرحد پر واقع ہے۔ ان کو کہا تھا وہاں جا کر لٹریچر تقسیم کریں۔ کہتے ہیں کہ یہ شہر عربی مسلمانوں کا گڑھ ہے ہم اس شہر میں لیف لیٹس تقسیم کرنا سب سے مشکل سمجھتے تھے اور

اندیشہ تھا کہ بہت مخالفت ہوگی۔ بہرحال جانے سے پہلے ہم نے وہاں کے گورنر کو اطلاع کر دی۔ اسی طرح اس کے سیکرٹری سے بھی فون پر بات ہوگئی کہ آج ہم آپ کے شہر میں لیف لیٹس تقسیم کریں گے۔ چنانچہ شہر کو چار حصوں میں تقسیم کر کے لیف لیٹنگ شروع کر دی گئی۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملا اور ایک مبلغ کو وہاں کے لوکل امام مسجد ملے۔ انہیں جب لیف لیٹ دیا گیا تو موصوف دوبارہ واپس آئے اور مزید دس لیف لیٹس لے گئے اور سپین اور مراکش کا اپنا رابطہ نمبر بھی دیا۔ اسی طرح مقامی اخبار کے نمائندوں کو دیا گیا۔ ان سے بھی رابطے ہوئے۔

میکسیکو میں تبلیغ اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ اور غیر معمولی کامیابیاں وہاں بھی ہو رہی ہیں۔ میکسیکو دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے جہاں سپینش بولی جاتی ہے۔ اس کی آبادی 125 ملین ہے۔ میکسیکو میں اس وقت تین مبلغین کام کر رہے ہیں اور جامعہ کینیڈا سے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے کلاس کے طلباء کو بھی وہاں گروپ کی صورت میں فلائر تقسیم کرنے کیلئے بھجوایا گیا تھا۔ وہاں میریڈا (Merida) شہر میں اور دوسرے علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں فلائر تقسیم کئے۔ مجموعی طور پر ایک ملین کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم ہوئے جن کے ذریعہ ایک ملین لوگوں تک پیغام پہنچا اور اس کے نتیجہ میں چھ سو ستّر بیعتیں ہوئیں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنیوالے واقعات

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معمر داعی الی اللہ ابراہیم صاحب ہیں جن کی عمر 73 سال ہو چکی ہے۔ بڑے شوق سے تبلیغ کرتے ہیں۔ کئی کئی میل پیدل سفر کر کے تبلیغ کرتے ہیں اور جماعتی لیف لیٹس لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ دوران سال انہوں نے اکیلے ہی تین ہزار سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ موصوف کا کہنا ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی فیملی کا پیٹ پالنے کیلئے مختلف نوکریاں کی ہیں لیکن پھر بھی فیملی کا گزارہ نہیں ہو پاتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے تبلیغ کے لئے وقت دینا شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ پر خاص فضل ہوا ہے اور میری ضرورت سے بڑھ کر انعامات سے اللہ تعالیٰ مجھے نواز رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ سے ایک سوئس کو جماعتی لٹریچر لیف لیٹ دیا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس لیف لیٹ کو پڑھا جو میری پوسٹ میں ڈالا گیا تھا تو مجھے بیحد خوشی ہوئی کہ شکر ہے کہ اسلام کے اندر کوئی ایسی جماعت ہے جو اسلام کا اصل پیغام پھیلا رہی ہے۔ یہ تعریف صرف اس ای میل کی حد تک نہیں بلکہ میں آپ کی جماعت کا پیغام اپنے فیس بُک پر بھی شائع کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں پر سلامتی ہو۔

اسی طرح ہندوستان میں ایک عورت کے ہاتھ ہمارا لیف لٹ آیا۔ کہنے لگی کہ مجھے لیف لیٹ باہر سڑک پر گرا ہوا ملا ہے۔ میں اس کے مضمون سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اور اگر آپ لوگ یہ لیف لیٹ تقسیم کر رہے ہیں تو مجھے اس قسم کا مزید لٹریچر دیں۔ میں بھی اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہو چکے ہیں ان کی تعداد تقریباً 117 ہے۔ دوران سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب کے تراجم مکمل کر کے پرنٹنگ کے لئے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ روحانی خزائن جلد 6 کشف الغطاء، تحفہ گولڑویہ، اور حضرت مصلح موعود کی دو کتب رحمت للعالمین (دنیا کا محسن، رحمت للعالمین، اسوہ کامل۔ تین چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں ان کو رحمت للعالمین کے نام سے اکٹھا کیا گیا ہے)۔ دس دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ اس کے علاوہ جماعتی تعارف پر مبنی مختلف لٹریچر ہے اور باقی کتب کا ترجمہ ہو بھی رہا ہے اس کی کافی لمبی تفصیل ہے۔

ایم ٹی اے تھری العربیۃ

ایم ٹی اے تھری العربیۃ کے پروگراموں کے ذریعہ سے بعض تأثرات پیش کرتا ہوں۔ مصر کے ایک اسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ان کا احمدیت سے تعارف ایک مصری احمدی کے ذریعہ ہوا اور پھر تحقیق کے بعد جب حق شناسی کی توفیق ملی تو انشراح صدر کی نعمت کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز میں یہی دعا کرتے ہوئے سویا کہ خدایا امام مہدی ہونے کا یہ دعویدار مجھے تو سچا لگتا ہے لیکن اصل حقیقت سے تو تُو ہی واقف ہے اس لئے تُو مجھے اس کی حقیقت سے آگاہ فرما دے۔ کچھ دیر کے بعد کہتے ہیں ایک مہیب آواز کو سن کر میں بیدار ہو گیا جو حضرت امام مہدی کے بارے میں کہہ رہی تھی۔ فِیۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِیۡکٍ مُّقۡتَدِرٍ۔ وہ مقتدر بادشاہ کے حضور سچائی کی مسند پر ہے۔ کہتے ہیں مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس آواز کو سن کر جاگا تو کانپ رہا تھا۔ میری آنکھوں میں آنسو اور میری زبان پر مذکورہ الفاظ جاری تھے جو میری اہلیہ نے بھی سنے اور وہ بھی اس کی گواہ بن گئی اور بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔

ایک صاحبہ ہیں ان کا تعلق سیریا سے ہے وہ کہتی ہیں میں نے قبول احمدیت سے پہلے ایک رؤیا دیکھا تھا جو مجھے یاد رہا۔ میں نے رؤیا میں چمکیلے سرخ رنگ کی ایک کشتی دیکھی جس میں لوگ لہو و لعب میں مصروف تھے میں نے دیکھا یہ کشتی آہستہ آہستہ پانی میں غرق ہو رہی تھی جبکہ اس کے سوار بے خبر تھے۔ ایسے میں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جس نے عمامہ اور کوٹ پہنا ہوا تھا اس نے مجھے کہا کہ اگر اب بھی تم نہ سمجھی تو آگ میں ڈالی جاؤ گی۔ کہتی ہیں کہ میں نے متعدد بار اس سے پوچھا کہ مجھے کیا سمجھنا چاہئے لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے اس رؤیا کی کوئی سمجھ نہ آئی۔ ایک روز میری ایک بہن نے فون کر کے مجھے mta دیکھنے کو کہا۔ میں نے پہلے تو انکار کیا لیکن بہن کے اصرار پر میں نے ایم ٹی اے لگا لیا۔ پھر یوں ہوا کہ میں یہ چینل دیکھتی اور اپنی بہن کے ساتھ اس پر پیش کئے گئے مختلف خیالات کے بارے میں بحث کرتی۔ بہرحال ایم ٹی اے مجھے پسند آیا لیکن میں اسے اپنے خاوند سے چھپ کر دیکھتی تھی اسلئے نہایت محدود وقت کیلئے بعض مخصوص پروگرام ہی دیکھ سکتی تھی۔ یہ پروگرام دیکھنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرا دل نرم ہونا شروع ہو گیا ہے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ تقدیر نے میرے لئے بہت بڑا سرپرائز چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ ایک روز میری بہن نے مجھے فون کر کے ایم ٹی اے پر ایک خاص پروگرام دیکھنے کے لئے کہا۔ میں نے جونہی ٹی وی آن کر کے ایم ٹی اے لگایا تو سکرین پر ایک تصویر دیکھ کر مجھے جھرجھری سی آ گئی۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور میں شدت جذبات سے کانپنے لگی کیونکہ یہ اسی شخص کی تصویر تھی جسے میں نے پانچ سال پہلے خواب میں دیکھا تھا اور اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر اب بھی تم نہ سمجھی تو آگ میں ڈالی جاؤ گی۔ وفات مسیح اور امام مہدی کے ظہور جیسے موضوعات تو میں سن چکی تھی لہٰذا تصویر دیکھتے ہی حضور علیہ السلام کی صداقت میرے دل میں راسخ ہو گئی اور بعد میں اپنے خاوند کی سخت مخالفت کے باوجود انہوں نے بیعت کر لی۔

اردن کے ایک احمد صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ان کا جماعت سے تعارف ہوا اور اس پر پیش کئے جانے والے مفاہیم کو سن کر دلی طور پر مطمئن ہو کر انہوں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی۔ اس دعا کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان دے رہا ہے۔ اس نے اذان مکمل کرنے کے بعد کچھ اس طرح کہا کہ حَیَّ عَلَی الۡاَحۡمَدِیَّۃ۔ حَیَّ عَلَی الۡاَحۡمَدِیَّۃ۔ یعنی احمدیت کی طرف آؤ۔ احمدیت کی طرف آؤ۔ مؤذن نے رؤیا میں اور بھی جملے کہے لیکن مجھے صرف یہی یاد رہے۔ عجیب بات ہے کہ جب میں جاگا تو محلے کی مسجد میں مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا۔ اس واضح رؤیا کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اپنے بیٹوں اور دیگر اہل خانہ کے ساتھ میں نے بیعت کی۔

الجزائر کے ایک شخص ہیں۔ کہتے ہیں میرے بیوی بچوں نے مجھ سے ایک سال قبل بیعت کی تھی اور میں نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ مَیں بھی ایم ٹی اے العربیۃ دیکھتا تھا۔ میری اہلیہ نے بیعت کے بعد کمپیوٹر کی بیک گراؤنڈ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگا دی اس طرح میں جب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تو حضور کی تصویر دیکھتا۔ روزانہ انٹرنیٹ پر ایک مشہور مصری شیخ کا پروگرام سننا میرا معمول تھا۔ ایک دن اس کا خطاب سن رہا تھا کہ نیند کے غلبہ سے سو گیا اور خواب میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ چھڑی سے میری ٹانگ کو ضرب لگا رہے ہیں اور میری اہلیہ اور بچے حضور کے پیچھے کھڑے ہیں۔ پھر میرے بچے آگے آئے اور آپ کے ہاتھ کو دبایا کہ حضور بس کریں۔ حضور نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔ میں جاگ گیا۔ میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے انٹرنیٹ کھولا تا شیخ صاحب کا خطاب سنوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ صاحب امام مہدی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس پر یقین ہو گیا کہ میں نے خواب میں واقعۃً امام مہدی کو ہی دیکھا تھا اور پھر بیعت کا فیصلہ کر لیا۔

اس طرح بہت سارے واقعات ہیں جو اس وقت بتانے تو مشکل ہیں۔ اردن سے زید صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس ایک بھائی مکرم ابوقاسم صاحب کو بھیجا جس نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے کشتی نوح میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں خاکسار نے بیعت کے شروع میں رؤیا دیکھا کہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں لوگ پانی میں ڈوب رہے ہیں اور ان صاحب نے ہاتھ بڑھا کر مجھے پانی سے نکال لیا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا۔ پھر آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں جماعت اردن سے محبت رکھتا ہوں۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ میں راہ راست پر ہوں۔

مراکش سے ایک صاحب مجھے خط لکھ رہے ہیں کہ ہم ہمیشہ کہ آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ہمیں جو آپ کے لئے دعا کرنی چاہئے اس کا حق کر پاتے ہیں کہ نہیں۔ لہٰذا اس خط میں صرف یہ درخواست کروں گا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کے لئے پورے اخلاص سے دعا کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کچھ ٹارگٹ مقرر کر رکھے ہیں جن میں اہم ترین یہ ہے کہ میں خلافت کے قریب ترین ہوں اور سب سے زیادہ اطاعت اور وفا دکھانے والا ہوں۔ کیونکہ میرا یہ یقین ہے کہ خلافت سے قوی تعلق کے ذریعہ مجھے ایسی عبادت کی توفیق ملے گی جیسے وہ چاہتا ہے۔ میرے اس ٹارگٹ کے لئے دعا کریں۔

اردن سے ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میرے گھر والوں نے احمدیت کی وجہ سے میرا مقاطعہ کیا ہوا ہے۔ کبھی والدہ سے یا بھابھی اور بھائی سے فون پر بات ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ مجھے طلاق دلوانا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں میرے خاوند نے مجھے بہکایا ہے اور کافر بنایا ہے۔ وہ اس بات سے بڑے خوش ہیں کہ ابھی تک میری اولاد نہیں ہے اور اس طرح امید لگائے بیٹھے ہیں کہ میں اپنے خاوند کو چھوڑ دوں گی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف اولاد ہی میاں بیوی میں بڑا رابطہ اور تعلق ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان احمدیت سب سے قوی اور پختہ رابطہ ہے۔ کہتی ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے احمدیت کی نعمت سے نوازا اور اس نعمت کے شکر کے لئے اگر میں دن رات سجدے میں پڑی رہوں تو بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

رشین ڈیسک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشین ڈیسک بھی کافی کام کر رہا ہے۔ میرے تمام خطبات جو ہیں اور جلسہ سالانہ کی تقاریر ہیں، مختلف جلسوں کی، اجتماعات ہیں، انگریزی اردو کے خطابات ہیں یہ ان خطابات کے تراجم کرتے ہیں۔ ایک تو یہ ٹرانسکرائب کرتے ہیں پھر الفضل وغیرہ کو بھجواتے ہیں پھر ان کا رشین زبان میں ترجمہ بھی کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ رشین، ازبک اور قازق، قرغیز، تاتاری، دری، فارسی زبان میں موصول ہونے والے خطوط کا اردو ترجمہ بھی رشین ڈیسک کے سپرد ہے۔ اور اس طرح انہوں نے مختلف کام کئے ہیں۔ لٹریچر بھی اس کے علاوہ شائع کر رہے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے۔ دوران سال کتاب ''وفات مسیح قرآنی آیات کی روشنی میں'' اس کی طباعت ہوئی۔ اس کے علاوہ حسب ذیل کی نظر ثانی مکمل ہو چکی ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (نیا ایڈیشن)۔ سوانح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عیسائیوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے دس پمفلٹس۔ اور اس طرح اور بھی لٹریچر اس وقت ترجمہ ہو رہا ہے، تیار ہو رہا ہے۔ جماعت کی فرنچ ویب سائٹ کو آٹھ لاکھ چوّن ہزار سے زائد لوگ وزٹ کر چکے ہیں اور لوگ ویب سائٹ پر سوال بھی کرتے ہیں جس کا ای میل کے ذریعہ سے جواب دیا جاتا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک۔ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصص کا بنگلہ میں ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ ان کو فائنل کیا جا رہا ہے اور اربعین اور شہادۃ القرآن کے بنگلہ ترجمہ کی نظر ثانی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ mta پر 42 گھنٹے کے لائیو پروگرام پیش کئے گئے۔ اس پروگرام کے نتیجہ میں بنگلہ دیش میں 52 بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ خطبہ جمعہ کے تراجم پیش کئے گئے ہیں۔ اَور بھی کافی سوال جواب اور اعتراضوں کے جواب وغیرہ کا یہ کام کر رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ ستارہ قیصریہ۔ روئیداد جلسہ دعا۔ معیار المذاہب۔ اور کچھ اَور لٹریچر بھی ہے اس پر کام ہو رہا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک۔ قرآن کریم کے چینی زبان میں ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن پر ابھی کام جاری ہے۔ نظر ثانی کے بعد وکالت اشاعت ربوہ نے ٹائپ سیٹنگ کا کام کر دیا ہے۔ چند ماہ میں یہ انشاء اللہ چھپ جائے گا اور اس طرح باقی لٹریچر کا بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

پریس اینڈ میڈیا آفس۔ دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے متعلق دنیا بھر میں پانچ ہزار سے زائد مضامین اور آرٹیکل مختلف اخباروں میں شائع ہوئے اور ملینز کی تعداد میں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ تعداد بہت زیادہ ہے۔ 190 خصوصی آرٹیکل پریس اینڈ میڈیا آفس کی کوششوں سے شائع ہوئے۔ جماعت کے حوالے سے باون مختلف خبریں مختلف دنیا کے ٹی ویز پر نشر ہوئیں۔ نیشنل ریڈیو چینلز پر 57 انٹرویو نشر ہوئے۔ جرنلسٹ اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے 120 شخصیات کے ساتھ میٹنگز ہوئیں۔ دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کی تمام مشہور آؤٹ لٹس پر جماعت احمدیہ کو کوریج ملی جن میں بی بی سی ٹی وی، بی بی سی ریڈیو، بی بی سی ویب سائٹ، سکائی نیوز، دی ٹائمز، گارڈین، اُبزرور، ڈیلی ٹیلی گراف، سنڈے ٹائمز، ایل بی سی، اکانومسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

بلجیم اور فرانس میں ہونے والے واقعات کے بعد مختلف میڈیا فورمز پر متعدد انٹرویو ہوئے جن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتایا گیا۔ دوران سال کل 85 پریس ریلیز جاری کیں۔ دنیا بھر کی جماعتوں کے حالات اور مسائل کے بارے میں انہوں نے رہنمائی کی۔

الاسلام ویب سائٹ

اس سال الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ سے جو کام ہوا ہے اس میں ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے ساتھ امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یوکے اور جرمنی سے رضا کار کام کر رہے ہیں۔ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات آڈیو کتب کی صورت میں الاسلام اور ساؤنڈ کلاؤڈ پر دستیاب ہیں۔ گزشتہ سال 'خلیفہ آف اسلام' کے نام سے ایک ویب سائٹ بھی انہوں نے بنائی تھی۔ اس میں کچھ مختلف پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 47 زبانوں میں تراجم آن لائن موجود ہیں۔ اسی طرح خطبات نور (مکمل)، خطبات محمود کی 37 جلدیں، خطبات ناصر (مکمل)، خطبات طاہر کی 15 جلدیں آن لائن دستیاب ہیں۔ اور میرے بھی تمام خطبات مختلف 18 زبانوں میں آڈیو اور وڈیو موجود ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز جسکا اجراء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں فرمایا تھا اور اب اسکو 114 سال ہو گئے ہیں۔ اب اسکو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید زمانے کے مختلف طریق اور ذرائع استعمال کرتے ہوئے تقریباً ایک ملٹی پلیٹ فارم پر لے آیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کے پرنٹ ایڈیشن، ویب سائٹ، سوشل میڈیا، یوٹیوب اور دیگر نمائشوں کے ذریعہ ایک کثیر تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ ان مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ دس لاکھ سے زائد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ اس وقت اس رسالے کا پرنٹ ایڈیشن تین ممالک یوکے، کینیڈا اور انڈیا سے شائع ہو رہا ہے جن کی کل تعداد 16 ہزار بنتی ہے۔ مختلف ممالک کی جماعتوں نے اسکی خریداری بڑھانے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں ابھی مزید گنجائش ہے۔ خدام الاحمدیہ کے لئے خصوصی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کو ٹارگٹ بھی دیئے گئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے تحت ریویو آف ریلیجنز کینیڈا ریسرچ ایسوسی ایشن بنائی گئی تھی۔ اس کے تحت پانچ سمپوزیم منعقد کئے گئے نیز مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات تیار کر کے سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم پر دیئے گئے۔ اور خدام الاحمدیہ کینیڈا کی ٹیکنالوجی ٹیم نے ریویو آف ریلیجنز کی موبائل ایپ بھی تیار کی ہے جو اسوقت ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کو سوشل میڈیا، فیس بک اور ٹوئٹر اور انسٹا گرام پر پندرہ ہزار سے زیادہ لوگ فالو کر رہے ہیں اور ریویو آف ریلیجنز کی یُوٹیوب چینل کے کُل سبسکرائبرز کی تعداد دس ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ اس چینل کے ذریعہ ممتاز مذہبی علماء اور دیگر بااثر شخصیات کے ساتھ نئے رابطے قائم ہوئے اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ریویو آف ریلیجز کے تحت ایک نمائش لگائی گئی تھی جس میں قرآن کریم کا ایک 750 سالہ پرانا صحیفہ بھی رکھا گیا تھا۔ اسی طرح ٹیورن شراؤڈ بھی رکھا گیا تھا۔ اس سال بھی یہ لگائی جا رہی ہے۔ اس نمائش کو میڈیا میں کافی کوریج ملی تھی۔

ریویو آف ریلیجز کے متعلق بعض غیر از جماعت دوستوں کے تاثرات: چارلی ہیبدو کے واقعہ کے بعد ریویو آف ریلیجنز نے جو "ری ایکشن ٹو چارلی ہیبدوٗ" کے عنوان سے ایک خصوصی شمارہ شائع کیا تھا جس میں میرا خطبہ جمعہ شائع کیا گیا تھا۔ اس ایڈیشن کو پڑھنے کے بعد رابرٹ پی ایلیسن نے جو کہ گیمبیا کے دارالحکومت بانجل کے بشپ ہیں اپنے خط میں لکھا: اس افسوس ناک واقعہ کے بعد مسلمانوں اور مغرب میں رہنے والے عیسائیوں کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا ہے اور فساد اور جھگڑے میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ لیکن مَیں نے ریویو آف ریلیجنز میں امام جماعت احمدیہ کے بیانات پڑھے ہیں اور مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے نہایت موزوں اور معقول انداز سے صورت حال کا نقشہ کھینچا اور دونوں گروہوں کی غلطیوں کی نشاندہی کی جبکہ باقی سارے لوگ یکطرفہ بیان دے رہے ہیں۔ ہماری دعائیں آپ کے لئے اور آپ کی پوری جماعت کے لئے ہیں۔

یورپ کے ایک بڑے میڈیا آرگنائزیشن "بردہ میڈیا" جس کا ہیڈکوارٹر جرمنی میں ہے اسکے چیف آپریٹنگ آفیسر الفریڈ Heintze صاحب نے کہا: مَیں نے ریویو آف ریلیجنز جیسا رسالہ پہلے کبھی نہیں پڑھا۔ موصوف یہ جان کر بہت خوش ہوئے کہ اس رسالے کے جرمن ایڈیشن پر بھی کام ہو رہا ہے۔ کہنے لگے کہ وہ اس حوالے سے ہر ممکن مدد کرنے کیلئے تیار ہیں۔ موصوف باقاعدگی سے اس حوالے سے اپنا تعاون فراہم کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی آف وسکونسن آشکوش کی ایک پروفیسر کیتھلین (Kathleen Corley Schuhart) ایک کتاب کی مصنفہ بھی ہیں۔ موصوفہ کو یہ رسالہ بہت پسند آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کشمیر میں ہجرت کے حوالے سے جو تحقیق پیش کی ہے اس سے موصوفہ بہت متاثر ہوئیں موصوفہ Early Christianity کے حوالے سے کتاب لکھ رہی ہیں۔ اس کتاب کا پہلا چیپٹر مل ہونے کے بعد ہمیں بھجوایا اور درخواست کی کہ کیا اسکو ریویو آف ریلیجنز میں شائع کیا جا سکتا ہے۔

امریکہ کی سیئٹل (Seattle) یونیورسٹی میں قانون کے پروفیسر اور سنٹر فار گلوبل جسٹس کے ڈائریکٹر مسلمان طیب محمود صاحب کے ساتھ ریویو آف ریلیجز کے مرکزی نمائندہ جو امریکہ کے دورے پر گئے تھے ان کی میٹنگ ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ریویو آف ریلیجنز جیسا رسالہ ساری دنیا میں کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ میرے خیال میں اگر جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جائے تو یہ رسالہ مزید ترقی کر سکتا ہے۔ اگر آپ نوجوان نسل کو رسالے کا حصہ بنائیں تو وہ کافی جدت پیدا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح فلوریڈا یونیورسٹی کے پروفیسر نے بھی اس میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

جرائد و اخبارات کی اشاعت

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جو رسالوں کی اشاعت ہوئی۔ اس سال 126 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق اسوقت دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 25 زبانوں میں 141 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے اللہ کے فضل سے بڑا کام ہو رہا ہے اور اپنی پسند کے پروگرام بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اب اس میں اس نئی سہولت کے نتیجہ میں اس سال سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم ٹی اے کی نشریات گزشتہ سالوں کی نسبت بہت وسعت پا گئی ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ نشریات بیک وقت دیکھنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ بھی شروع ہوا ہے۔ یکم اگست 2016ء کو اس کا افتتاح ہوا آغاز ہوا جو وہاں کی مقبول ترین سیٹلائٹ کے ذریعہ 24 گھنٹے اپنی نشریات پیش کرے گا۔ اس چینل پر افریقہ کی ضروریات کے مطابق خصوصی پروگرام کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس چینل پر اصل آڈیو کے ساتھ بیک وقت چار زبانوں کے تراجم نشر کرنے کی سہولت موجود ہے۔ ماریشس میں ایم ٹی اے افریقہ کا پہلا اسٹوڈیو مکمل ہو چکا ہے۔ کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو بھی اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں بھی جدید ترین آلات رکھے گئے ہیں۔ اس کا شمار گھانا کے بہترین سٹوڈیوز میں ہوگا۔

پھر گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، تنزانیہ اور یوگنڈا میں باقاعدہ ایم ٹی اے کی ٹیمز بن چکی ہیں اور وہاں مختلف پروگرام ہوں گے۔ ایم ٹی اے گھانا کی ٹیم نے آٹھ سیریز کے لئے کُل اڑسٹھ پروگرام ریکارڈ کئے ہیں جو کہ نیشنل ٹی وی جی ٹی وی اور سائن پلس پر نشر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح نیشنل اور ریجنل جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور مختلف پروگرام وہاں دکھائے جا رہے ہیں۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں بہت اچھا ردّ عمل دیکھنے میں مل رہا ہے۔ لوگ پروگرام دیکھ کر کالز کرتے ہیں۔

گھانا کے ویسٹن ریجن سے ایک صاحب جو مسلمان ہیں لکھتے ہیں کہ مَیں آپ کی جماعت کے پروگرام بہت شوق سے دیکھ رہا ہوں۔ میرے نزدیک اسلام میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد فرقہ ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ مَیں نے اور بھی کئی فرقوں کے پروگرام دیکھے ہیں لیکن جو تعلیمات آپ پیش کرتے ہیں یقینا وہی حقیقی اسلامی تعلیمات ہیں۔ انشاء اللہ میں بھی آپ کی جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔ ایک عیسائی گھانا سے لکھتے ہیں۔ مَیں مذہباً عیسائی ہوں اور اکثر عیسائی مسلمان ممالک میں ہونے والے واقعات کی وجہ سے اسلام سے نفرت کرتے ہیں لیکن آپ لوگوں کے پروگرام دیکھ کر مجھے حقیقی اسلامی تعلیمات سے واقفیت ہوئی ہے کہ اسلام تو کسی قسم کی دہشتگردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ اب جو بھی اسلام کے خلاف بات کرے تو میں اسلام کا دفاع کرتا ہوں۔

برکینا فاسو میں امسال پہلے لوکل جماعتی ٹی وی چینل کا افتتاح ہوا اور 3 مارچ 2016ء کو لوکل mta چینل کی ٹیسٹ ٹرانسمشن کا آغاز کیا اور 3 جولائی 2016ء کو اس ٹی وی چینل کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ اس پر صبح ساڑھے پانچ سے لیکر رات بارہ بجے تک نشریات جاری رہتی ہیں۔ اس چینل پر زیادہ تر mta انٹرنیشنل سے پروگرام لے کر نشر کئے جاتے ہیں۔ لیکن روزانہ تقریباً تین گھنٹے لوکل یا فرنچ زبان میں تیار کردہ پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر ہفتہ خطبہ جمعہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس ٹی وی چینل کی نشریات بارہ لاکھ پچاس ہزار لوگوں تک پہنچتی ہیں اور لوگوں میں یہ کافی مقبول ہو رہا ہے۔

گوادے لوپ کے مربی لقمان صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال جب مارٹنیک کا دورہ کیا تو وہاں ایک دوست شاہبان رمزی صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ موصوف ویسے سیرین ہیں لیکن گزشتہ پندرہ سال سے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ Martinique میں مقیم ہیں۔ شاہبان صاحب نے بتایا کہ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے اور اسی وجہ سے مسلمانوں کے نماز سینٹر میں جانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ ایک دن بذریعہ انٹرنیٹ جماعت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا علم ہوا جس پر انہوں نے جماعت کے بارے میں ریسرچ کرنا شروع کر دی۔ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے الحوار المباشر کے تمام پروگرام جو یُوٹیوب پر موجود تھے وہ دیکھے اور جماعت کی عربی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ اس طرح دورے کے دوران موصوف کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔

اسی طرح mta کے ذریعہ سے بیعتوں کے اَور بہت سارے واقعات ہیں۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز

احمدیہ ریڈیو سٹیشن ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے اپنے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 20 ہو چکی ہے جن میں سے مالی میں پندرہ ہیں۔ برکینا فاسو میں چار۔ سیرالیون میں ایک۔ اور ان ریڈیو سٹیشنز میں سے مالی میں دس ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور پانچ ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ گیارہ گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔ یوکے میں اس سال جماعتی ریڈیو سٹیشن Voice of Islam شروع ہوا اس کے بھی سننے والوں کی تعداد اب بڑھ رہی ہے۔

کانگو کنشاسا سے ایک نومبائع رمضان صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں پہلے سمجھتا تھا کہ جماعت احمدیہ بھی ایک دہشتگرد جماعت ہے جسکا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت میں داخل ہونے کیلئے اپنے خون سے بیعت لکھنا پڑتی ہے مگر ریڈیو پر احمدیوں کا پروگرام سنکر اور آج جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج سے میں احمدیت کا سپاہی ہوں۔

کانگو برازاویل سے معلم داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے علاقے میں ریڈیو پر جہاد کے موضوع پر ایک پروگرام کیا۔ پروگرام کے بعد ایک دوست موہانی مورس نے فوراً فون کر کے کہا کہ ہم نے آپ کا پروگرام سنا ہے اور ہمیں بہت پسند آیا ہے لیکن ہمیں ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ ہم اسلام کے بارے میں ٹی وی پر کچھ اَور دیکھتے ہیں اور آپ کچھ اَور بتا رہے ہیں۔ آپ ہمارے گاؤں میں آئیں اور ہمیں یہ سمجھائیں۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ان کے گاؤں میں جو کہ ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا، پہنچے۔ اس شخص نے ہمارا اچھا استقبال کیا۔ اپنے گاؤں کے لوگوں کو بلایا کہ اسلام کے بارے میں جس نے کچھ پوچھنا ہے پوچھے۔ چنانچہ ہم نے وہاں جہاد کے بارے میں جماعت کا مؤقف بتایا، اسلام کا مؤقف بتایا اور پھر امن کے بارے میں اسلام کی حسین تعلیم پیش کی۔ اس کے نتیجہ میں ان کے سمیت تیس بیعتیں ہوئیں۔

دیگر ٹی وی۔ ریڈیو پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے mta کی چوبیس گھنٹے نشریات کے علاوہ دیگر ٹی وی پروگرام بھی چل رہے ہیں۔ 77 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینل کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس سال دو ہزار چھ سو چھتیس ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ چودہ سو تیس گھنٹے وقت ملا۔ جماعتی ریڈیو سٹیشنوں کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ سے تیرہ ہزار سے اوپر گھنٹوں کا وقت ملا اور بارہ ہزار سے اوپر پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق ساٹھ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

اخبارات میں جماعتی خبروں کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 4651 اخبارات نے 6272 جماعتی مضامین، آرٹیکل اور خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً چونسٹھ کروڑ اُناسی لاکھ سے اوپر بنتی ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ فرانس کے شہر سٹراس برگ میں کافی عرصے سے نمائندوں اور اعلیٰ حکام سے رابطے کی کوشش کی جا رہی تھی مگر کوئی کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن کسی مخالف نے ہمارے مشن ہاؤس میں سؤر کی دو کٹی ہوئی ٹانگیں پھینک دیں۔ اس واقعہ کے بعد اخبار ڈی این اے (DNA) کی نمائندہ صحافی سے رابطہ ہوا۔ وہ مشن ہاؤس آئیں اور انہیں جماعت کا تفصیلی تعارف کرایا گیا اور لٹریچر دیا گیا۔ ان کو میری کتاب بھی دی گئی۔ چنانچہ موصوفہ نے اخبار کے تقریباً آدھے سے زیادہ صفحہ پر میری تصویر کے ساتھ مضمون شائع کیا۔ یہ اخبار اس ریجن کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ اور موبائل پر پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا اور بعض اعلیٰ حکام جن میں نیشنل اور صوبائی ممبرز آف پارلیمنٹ اور سینیٹرز اور دیگر عہدیدار شامل تھے ان کے ساتھ رابطہ ہوا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13، 20 جنوری 2017)

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

چھوٹی باتوں پر فتنہ اور فساد نہیں پیدا ہو رہا ہوگا اور نہ ہی لڑکے کے گھر والے لڑکی کے لئے مشکلات پیدا کرنے والے ہوں گے۔

پھر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہوگا۔ سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذات الدین ہے یعنی دین کو تلاش کرنا ہے۔ حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ نسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو۔ رشتے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اگر اس میں میرے لئے تسکین ہے اور خیر ہے تو یہ رشتہ ہو جائے اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ شادی کے بعد بھی شیطان حملے کرتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مزید استخارے کی اہمیت بتائی ہے ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے۔ ہم انجام سے بے خبر ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے اس لئے اول خوب استخارہ کرو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ قول سدید سے کام لو۔ یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر تم نے زندگی کی کامیابیاں دیکھنی ہیں تو تقویٰ بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ پاکستانی اور ہندوستانی ماحول کے زیر اثر ابھی تک خاندان برادری اور قوم کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ جب رشتے آئیں تو دعا کرو۔ دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دین کو ترجیح دو۔ تو بجائے اس کے کہ دعا کریں دین کو ترجیح دیں، برادری اور قوم ان کے مدّنظر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ رشتہ ناتا میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ دین میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ پس یہ بنیادی اصول ہے کہ تقویٰ دیکھو۔ ہاں کفو دیکھنے کا ارشاد ہے اس لئے کفو دیکھنا چاہئے اور ضرور دیکھنا چاہئے لیکن اس میں بھی سختی نہیں ہونی چاہئے۔

بعض لوگوں کو اپنے خاندان پر بڑا زعم ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں میری بیٹی کی شادی ہے آپ اس موقع پر میری کچھ مدد کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک سے بھی بڑی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض دفعہ لڑکیوں کو یہ طعنے بھی ملتے ہیں کہ جہیز تھوڑا ہے ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف دیتے ہیں اور اسی طرح لڑکی والوں کے لئے بھی کہ جہیز حسب توفیق دیں۔ جتنی توفیق ہے ضرور دینا چاہئے لیکن بلا وجہ اپنے پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ استخاروں سے پہلے جہاں رشتے کی خواہش ہو اس لڑکی کو دیکھنا بھی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھ لو۔ پس لڑکی کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض لڑکے والے اپنے تکبر کی وجہ سے لڑکیوں کے گھروں میں اپنے بیٹوں کے ساتھ جاتے ہیں کہ رشتہ دیکھنے آئے ہیں لیکن تکبر کی وجہ سے وہاں جا کر ان کی باتیں عجیب و غریب قسم کی ہو رہی ہوتی ہیں باوجود اس کے کہ پہلے تصویر بھی دیکھ چکے ہوتے ہیں کوائف کا تبادلہ بھی ہو چکا ہوتا ہے لیکن پھر بھی لٹکاتے ہیں اور دنیاوی لحاظ سے اگر کوئی بہتر رشتہ ان کو مل جائے تو پہلے رشتہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔

شادی کی غرض جو ہمیں دین بتاتا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف نہ پہنچے اور نہ ہی لڑکے والوں کی طرف سے تکبر یا جذبات سے کھیلنے کے واقعات ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام شادی کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیز گار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور پھر جب شادی ہو جائے صالح اولاد کیلئے دعا کرو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں اور اسی غرض کے لئے کرنی چاہئے وہ کیا ہیں۔ ایک عفت اور پرہیز گاری دوسری حفظ صحت تیسری اولاد۔ پس اگر یہ باتیں پیش نظر رہیں تو رشتے طے کرتے وقت مسائل نہ ہوں۔

بعض گھروں میں اس لئے فساد اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاوند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہوتا اور وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ اس میں بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آمد نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے تو مجبوری ہے اور لڑکی کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ لڑکے کی آمد یا مجبوری کی وجہ سے علیحدہ گھر لینا مشکل ہے اور کچھ عرصہ وہ سسرال میں گزارہ کرے۔ لیکن بعض لڑکے اپنی غیر ذمہ دارانہ طبیعت یا ماں باپ کے کہنے پر ان کے دباؤ پر ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ علیحدہ گھر لے سکتے ہیں۔ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ یعنی اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے ماں باپ اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کی وضاحت فرمائی ہے فرمایا کہ ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھروں میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ دیکھو اس آیت میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔ جب الگ الگ گھر ہوں گے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ پس سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔ گھروں کی علیحدگی سے جہاں ساس بہو اور نند بھابھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے اور لڑکی کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہوگا۔

پھر مردوں کی دوسری شادی یا دوسری شادی کی خواہش کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ گھروں میں لڑائی جھگڑا پڑا ہوا ہے۔ مردوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شرائط اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں تفصیلی ہدایت فرمائی ہے۔ اسے سامنے رکھنا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لئے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو۔ دوسری شادی کرنا بھی تقویٰ کی وجہ سے ہو۔ پس یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے ان سب کو جو دوسری شادیاں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ شادی تقویٰ کی بنیاد پر ہے یا نفسانی جذبات کی وجہ سے۔

پھر آپ نے عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر مرد جائز ضرورت سے شادی کرنا چاہے تو پھر شور نہیں مچانا چاہئے لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہیں حق ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکل تمہارے پر نہ لائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدد نکاح کے مسئلے کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آ جاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو مردوں کو عورتوں کو عقل اور توفیق دے کہ وہ اپنے عائلی مسائل اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق حل کرنے والے ہوں اور دنیاوی خواہشات کے بجائے دین مقدم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہمیشہ پیش نظر ہو۔ اسی طرح نئے رشتوں کے مسائل بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے بہت سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ توفیق دے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے کہ شادی بیاہ صرف دنیاوی اغراض کے لئے یا دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کو دین کی راہوں پر چلنے والا بنانے کے لئے ہوں اور نیک نسلیں پیدا کرنے کے لئے ہوں تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ ہوں اور اسلام کی خدمت کرنیوالی ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد نواز مؤمن صاحب واقف زندگی اور مکرم سید رفیق احمد سفیر صاحب صدر جماعت سربٹن کی نماز جنازہ حاضر اور حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب اور مکرم امین اللہ خان صاحب سالک سابق مشنری یو ایس اے کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور کوائف بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works
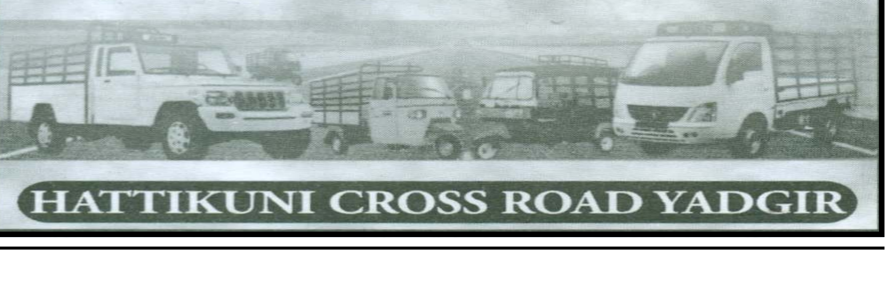
HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 9 March 2017 Issue No. 10

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

❖ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 32 سالوں میں (84ء سے لے کر اب تک) 118 ممالک اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں ❖ اس سال دو نئے ممالک پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈز میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے ❖ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں (پاکستان سے باہر) ان کی تعداد 721 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 964 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے ❖ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو مساجد جماعت نے بنائیں یا تعمیر کیں یا ملیں ان کی مجموعی تعداد 299 ہے جن میں سے 120 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں ❖ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے مشن ہاؤسز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے ❖

وکالت تصنیف، وکالت اشاعت (طباعت)، وکالت اشاعت (ترسیل)، رقیم پریس کی مساعی کی رپورٹس

❖ اس سال 981 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 56 لاکھ 20 ہزار 68 کی تعداد میں طبع ہوئے ❖ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت 33 لاکھ سے زائد ہے ❖ اس سال دنیا بھر میں 580 بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اس کے علاوہ 1566 نمائشیں اور 13453 بک سٹالز کا انعقاد ہوا ان پروگراموں کے ذریعہ چالیس لاکھ انیس ہزار سے زائد افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا ❖ اس سال دنیا بھر کے 101 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ گیارہ لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے دو کروڑ چھیانوے لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ❖

عربک ڈیسک، mta3 العربیہ، رشین ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، چینی ڈیسک، پریس اینڈ میڈیا آفس، الاسلام ویب سائٹ، ریویو آف ریلیجنز کی رپورٹس کا مختصر بیان

❖ دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے متعلق دنیا بھر میں پانچ ہزار سے زائد مضامین اور آرٹیکل مختلف اخباروں میں شائع ہوئے اور ملینز کی تعداد میں لوگوں تک پیغام پہنچا ❖ اس وقت دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت پچیس زبانوں میں 141 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں ❖ ایم ٹی اے انٹرنیشنل، احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز، اور ان کے علاوہ دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز مختلف ممالک کے اخبارات میں جماعتی خبروں و مضامین کی اشاعت ❖ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر چار ہزار چھ سو اکاون اخبارات نے چھ ہزار دو سو بہتر جماعتی مضامین، آرٹیکل اور خبریں شائع کیں، ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً چونسٹھ کروڑ اُناسی لاکھ سے اوپر بنتی ہے ❖

جماعت احمدیہ U.K کے 50 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 13 راگست 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ- اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ-بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ-الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ- مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ- اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ- اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ- صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ-

جیسا کہ روایت ہے اس وقت مَیں رپورٹ پیش کرونگا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 32 سالوں میں (84ء سے لیکر اب تک) 118 ممالک اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

نئے ممالک میں نفوذ

اس سال دو نئے ممالک پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈز میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ یہ ملک پیراگوئے جو ہے یہ ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔ ارجنٹائن اور برازیل اور بولیویا سے ان کی سرحدیں ملتی ہیں۔ سپینش ان کی مقامی زبان ہے۔ سپینش اور مقامی زبان گورانی یہاں بولی جاتی ہے۔ اس ملک کی آبادی 68 لاکھ سے اوپر ہے اور یہاں ہمارے مبلغین کینیڈا سے بھی جاتے رہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام کیا اور جماعت کا قیام ہوا۔ یہاں آٹھ مقامی افراد اور دو پاکستانی افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے اس طرح کیمن آئی لینڈز ہے یہ بھی شمالی امریکہ کا ملک ہے تین جزائر پر مشتمل ہے یہ کیریبین سی میں واقع ہے اور سیاحتی اعتبار سے بھی کافی مشہور ہے یہاں بھی کینیڈا کے مربیان اور بیلیز کے مربیان کو جا کے تبلیغ کرنے کی توفیق ملی اور چار افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کی۔

دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 ممالک میں وفود بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ تعلیمی و تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ جماعتی سینٹرز کے کام اور جماعت کی رجسٹریشن کے حوالے سے جائزے لئے گئے اور اخبارات میں انٹرویو اور آرٹیکل شائع ہوئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا اور بہت اچھے تاثرات سامنے آئے۔

نئی جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں (پاکستان سے باہر) ان کی تعداد 721 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 964 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نائیجر سرفہرست ہے جہاں امسال 174 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اس کے بعد پھر بینن 103 مالی 75 اور اسطرح مختلف جماعتیں ہیں۔

نئی جماعتیں قائم ہونے کے واقعات تو بہت سارے ہیں۔ ایک واقعہ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ نیامینا ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کودونگ (Kudang) میں جماعت کا قیام ہوا تو وہاں کے احمدیوں کو دیگر مسلمانوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک دن اس گاؤں میں احمدیوں نے ایک تبلیغی پروگرام رکھا جس میں سارے گاؤں والوں کو دعوت دی۔ چنانچہ جب ہمارے مشنری نے وہاں تقریر کی اور انہیں اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بتایا تو اس گاؤں کے چیف نے سارے مجمع کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میں نے جماعت کے خلاف بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن آج جماعت احمدیہ کے مبلغ کی تبلیغ کا آغاز ہی کلمہ، سورۃ فاتحہ اور درود شریف کے ساتھ ہوا ہے اور جونہی میں نے مبلغ کے منہ سے کلمہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت سنی اسی وقت میرے تمام شکوک دور ہو گئے۔ موصوف نے اسی وقت اعلان کیا کہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں اور باقی لوگوں کو بھی یہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے 635 افراد نے اس جگہ پر بیعت کی۔

مساجد کی تعداد

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو مساجد جماعت نے بنائیں یا تعمیر کیں یا ملیں ان کی مجموعی تعداد 299 ہے جن میں سے 120 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں جس میں دنیا کے مختلف ممالک کی مساجد ہیں۔ اس کی تفصیل لمبی ہے اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ برازیل میں مسجد بیت الاول کی تعمیر مکمل ہوئی۔ وہاں کی یہ پہلی مسجد ہے اور بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد ہے۔ جاپان کی مسجد تعمیر ہوئی۔ جزائر قموروز (Comoros) میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ بلجیم میں تعمیر جاری ہے۔ ری یونین آئی لینڈ میں مرکز قائم ہوا۔ اسی طرح اور بہت ساری جگہوں پہ ہیں۔

مساجد کے تعلق میں ایک دو واقعات پیش کر دیتا ہوں۔ وہاں بینن سے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ پاراکو شہر سے 85 کلومیٹر دور اور مین روڈ سے سات کلومیٹر دور جنگل میں واقع براندو گاؤں میں 2009 سے ہماری جماعت قائم ہے اور اس گاؤں کے لوگ فولانی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سارا دن جنگلوں میں گائیاں چرانے میں گزارتے ہیں۔ دوران سال جب یہاں مسجد کی تعمیر شروع کی تو مقامی جماعت کے مرد و زن نے دن رات وقار عمل کیا اور سخت محنت کے ساتھ کام کر کے جماعت کی ایک کثیر رقم بچائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دور دراز علاقے میں اس سال جنوری میں دو سبز میناروں والی خوبصورت مسجد تکمیل کو پہنچی جس میں ڈیڑھ سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

تنزانیہ میں مٹوارا شہر سے 53 کلومیٹر کے فاصلے پر 'پومبے' میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی اور اس جماعت کی اکثر تجنید خدام پر مشتمل ہے۔ ان خدام نے خود چندہ اکٹھا کر کے مسجد کے لئے ایک ایکڑ کا پلاٹ خریدا اور اپنی کوشش سے پھر نو ہزار اینٹیں یا بلاک بنائے۔ مسجد کی چھت بنائی۔ مسجد کی چھت کے لئے پیسے ختم ہو گئے تو انہوں نے قرض لے کے مسجد کی تعمیر مکمل کی۔ تو یہ نئی قائم ہونے والی جماعتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانیاں کر رہی ہیں۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ باسیلا شہر کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر عیسائی چرچ کے پادری نے کہا کہ جب مجھے مسجد کے افتتاح کا دعوت نامہ ملا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ مسلمان تو ہم عیسائیوں سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ یہ کون سا اسلام ہے جو ایک عیسائی چرچ کو بھی اپنی طرف بلاتا ہے۔ تو مجھے یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی اور یہ بھائی چارے کی فضا مجھے بہت اچھی لگ رہی ہے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے مشن ہاؤسز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 124 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2594 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ تبلیغی مراکز کی کل تعداد 450 ہو چکی ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 17 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ تنزانیہ دوسرے نمبر پر ہے یہاں 15 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ پھر برکینا فاسو ہے یہاں دس کا اضافہ ہوا۔ اور اسی طرح باقی ممالک ہیں۔

وقار عمل

افریقہ کے ممالک میں جماعت مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد، سینٹرز اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ سے انجام دیتے ہیں چنانچہ 78 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق چھیالیس ہزار نو سو چھیاسی وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ سے چوبیس لاکھ گیارہ ہزار یو ایس ڈالرز سے اوپر کی بچت ہوئی۔

بشارت الرحمن بٹ صاحب مبلغ ڈوڈومہ لکھتے ہیں کہ نیشنل ڈے کے موقع پر تنزانیہ کے صدر کی طرف سے اعلان ہوا کہ سارا ملک نیشنل ڈے کی مناسبت سے ہفتہ صفائی منائے تا کہ قومی دن کے موقع پر ہم اپنی نسل کو یہ پیغام دیں کہ انہوں نے ملک کو تمام تر گندگی سے صاف رکھنا ہے چنانچہ اس اعلان کے بعد ڈوڈومہ شہر کے ریجنل کمشنر سے رابطہ کر کے ایک مارکیٹ کے راستے اور گندے نالے کی صفائی کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ پارلیمنٹ ہاؤس کے بہت

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad